

ادبیاتِ عجم

حصہ دوم

عابد سن فریدی

(ترمیم شدہ)

ادبیاتِ عجم

حصہ دوم

نصاب فارسی جدید برائے امتحان انٹرمیڈیٹ

مرتبہ

جناب مولوی عابد حسن صاحب فریدی - ایم اے ایل ٹی

پروفیسر فارسی سینٹ جانس کالج لاہور

ناشر
رام پرنشاد اینڈ سنز لاہور

با تہام خوف است حسین منجر

اگرہ اخبار برقی پر سیس گرہ میں جھپی

دیباچہ

ادبیاتِ عجم کا پہلا حصہ ہائی اسکول کے نصاب فارسی جدید میں دوسرا حصہ انٹرنیٹ کے نصاب میں اور تیسرا آئندہ آگرہ یونیورسٹی کے بی اے کے نصاب میں ساہماں شامل رہا ہے۔

الحمد للہ کہ تینوں حصے اسکولوں اور کالجوں کی تعلیم کے لئے پسند کیے گئے اور اب تینوں کے نئے ایڈیشن شائع کئے جاتے ہیں۔

حصہ اول کی طرح حصہ دوم میں بھی بعض کم دلچپ مضمون بدل کر بہتر اقتباسات شامل کر دئے گئے ہیں۔

ادبیاتِ عجم میں مختلف تحریروں کے نمونے موجود ہیں۔

پہلا مضمون ایک مشہور ڈرامہ ہے۔

دوسرا ایک دلچپ جدید فنانہ ہے۔

تیسرا ایک مشہور مثنوی کی میراث ہے۔

چوتھا آئندہ ایڈیشن میں شامل ہے۔

اسی طرح حصہ تیسرا نظم و مستند شعرا کی انشائیہ اور مکیاتیں و مراثی ہیں۔

ادبیات عجم کے منتخبات سے قارئین و طالبین کو روشناس کرنے کے لئے
مندرجہ ذیل طور کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

حکایت یوسف شاہ سراج اصل میں ترکی زبان میں لکھی گئی تھی۔ اس کا مصنف میرزا
فتح علی اخوندزادہ ہے۔ جو تاتاری نسل سے تھا۔ اور انیسویں صدی کے آغاز
میں روسی فوج تنصیف فلس میں فوجی افسر تھا۔ میرزا فتح علی صاحب سیف بھی تھا
اور صاحب قلم بھی۔ اس کی تصنیف سے ایک فسانہ اور چھ ڈرامے ہیں۔ ان
سب کو میرزا جعفر قراہ داغی نے فارسی جدید میں ترجمہ کیا ہے لیکن اس
خوبصورتی اور قابلیت کے ساتھ کہ ترجمہ نہیں بلکہ اصلی تصنیف معلوم ہوتی
ہے۔ ڈراموں کی تفصیل یہ ہے۔

(۱) سرگزشت وزیر خاں لنگراں۔

(۲) حکایت خوسرو و انگن

(۳) سرگذشت مردخیس۔

(۴) حکایت وکلائے مرافعہ

(۵) حکایت موسیٰ و زرداں حکیم نباتات دست علی شاہ مشہور سجادوگر

(۶) حکایت ملا ابراہیم خلیل کیمیاگر۔

ساتواں یہ فسانہ حکایت یوسف شاہ سراج ہے۔ اگرچہ اس پر
فسانہ اور ڈراما کے انداز بیان ملے ہوئے ہیں لیکن چونکہ ایکٹ اور سبب کی

ترتیب و تقسیم اس کے اندر نہیں ہے۔ اس لئے اس کو ڈراموں کی فہرست سے جدا کیا جاسکتا ہے۔

پہلی بار ان سب کا مجموعہ ۱۸۶۴ء میں مہران میں شائع ہوا، اس کے بعد الگ الگ اور دو دو تین تین کے مجموعے مختلف اوقات میں شائع ہوتے رہے۔ قبول عام کا یہ عالم ہے کہ انگلش، فرینچ، جرمن زبانوں میں اصل ترکی اور فارسی سے ترجمہ ہو چکے ہیں۔

یوسف شاہ سراج کا قصہ ان سب میں ایک خاص حیثیت رکھتا ہے یعنی یہ واقعہ جو فسانہ کے رنگ میں پیش کیا گیا ہے۔ ایک تاریخی واقعہ ہے اور تاریخ عالم آراء عباسی میں مذکور ہے۔

شاہان مشرق کو بخوں کی پیشین گوئی پر ہمیشہ اعتقاد رہا ہے اور تاثیر نجوم کے قائل رہے ہیں۔ ایران میں یہ اثر بہت زیادہ تھا بلکہ آج تک اہل ایران اس اثر سے خالی نہیں ہیں۔ دربار شاہی میں ہمیشہ منجم حاضر رہے ہیں اور ان کی پیشین گوئی اور ہدایت پر عمل ہوتا رہا ہے۔ ایران میں صفوی خاندان کا شاہ عباس اول بڑا جلیل القدر حکمران ہوا ہے۔ ۱۵۷۶ء سے ۱۶۲۹ء تک اس نے حکومت کی ہے۔ تخت نشینی کا ساتواں سال تھا کہ شاہی نجوم نے پیشین گوئی کی کچھ عرصہ کے لئے تاثیر نجوم حکمران کے لئے ناوافق وغیرہ سے اسے چنانچہ شاہ عباس نے نجومیوں اور عالموں کے مشورے سے اپنی تمام بی بیوں کو طلاق دیدی اور ترک سلطنت کر کے

نوشتہ نیشن ہو گیا۔ سلطنت میں ایک شخص تھا یوسف نام زین سادی کا کام کرتا تھا لیکن تعلیم یافتہ اور روشن خیال۔ مجتہدین عصر کی بے غنوائیوں اور علما کے منطالم سے آگاہ تھا اور ان لوگوں کے اعمال پر جرح و قدرح کرتا رہتا تھا۔ اس لئے یہ مقدس فریقہ یوسف زین ساز کا سخت دشمن تھا۔ اس وقت انتقام کا موقع ملا۔ ان بزرگوں نے تباروں کی خواست یوسف کے سر پر ڈالنے کے ارادے سے شاہ عباس کو متورہ دیا کہ اس ملحد زین کو زام سلطنت سپرد کر دی جائے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور یوسف نے تین روز تک نہایت شان و شوکت اور عار و انساں کے ساتھ حکومت کی۔ تاثر بخوم کا زمانہ گزرنے کے بعد زین ساز معزول اور شاہ عباس تخت نشین کر دیا گیا۔ یہ تاریخی واقعہ ہے جو نہایت دلچسپ تفصیل کے ساتھ حکایت یوسف شاہ سراج میں بیان کیا گیا ہے۔

رستم درقن بیت دوم | ایران جدید کے مشہور و ممتاز مصنف صفحہ زادہ کرمانی کی تصنیف ہے۔ اس فنانہ کا ابتدائی حصہ ادبیات عام حصہ اول میں درج کیا گیا ہے۔ اسی حصہ کا ایک ٹکڑا یہاں شامل کیا جاتا ہے۔ یہ حصہ زبان و بیان کے لحاظ سے حصہ اول کے اقتباس کے مقابلے میں ذرا اونٹنار ہے۔ اس لئے اس کو انٹریسمیٹ کے لئے موزوں سمجھا گیا۔ قصہ نہایت حیرت انگیز اور بیان نہایت دلکش ہے۔

فلورنس نیت نیکن | میرزا محمد منشی نے ایک کتاب دوست داران بشر کی جلدوں

میں مرتب کی ہے جس کی ایک جلد میں شاہیر جمال کے حالات ہیں۔ ایک میں شاہیر نسواں کے مؤلف ایران جدید کا مشہور انشاپردان ہے۔ رائل ایشیائک سوسائٹی انگلینڈ و آئرلینڈ کا ممبر ہے۔ اپنے وطن کی قدردانی سے بھی اس نے دو علمی نمٹے ”نشان علمی“ اور ”نشان شیر و خورشید“ حاصل کئے ہیں متعدد کتب تاریخ و ہنریت و ادب کا مصنف و مؤلف ہیں۔

یہ مضمون ”دستداران بشر جلد دوم سے لیا گیا ہے۔ اور مشہور نوح خواہ و محبوبہ وطن خاتون فلورنس نائٹ انگلین (Florence Nightingale) کی سیرت پر شامل ہے۔ صاحبہ سیرت کی نوح خواہی و رضاکاری اور صاحب مضمون کی انشاد ازمی اور زور بیان دونوں یک جا ہو کر نہایت اثر ہو گئی ہیں۔ بدیہ گوئی، حاضر جوابی | ایک جدید کتاب ”بزم ایران“ آراستہ آیت اللہ زاویزومی آقائے حاجی سید محمد رضا طباطبائی کا انتخاب و اقتباس ہے۔ مصنف چند سال ہوئے ایران سے ہندوستان آئے اور دربار ریاست رامپور میں بارہا ہوئے چند سال پہلے انتقال فرما گئے۔ انھوں نے ۱۹۲۶ء میں کتاب ”بزم ایران مرتب کی۔ ساڑھے پانسو صفحہ کی ضخیم کتاب شروع سے آخر تک لطائف علمیہ و ادبیہ و تنقیدیہ سے بھری ہوئی ہے۔ نظر تحریر قدیم و جدید اسالیب کے امتزاج و آمیزش کا نمونہ ہے۔ لطائف منتخبہ علمی فائدہ اور ادبی دلچسپی سے خالی نہیں ہیں۔ حصہ نظم | فارسی زبان کے شعرا سے ایران و ہندوستان کا کلام مدارس و مکاتب

اسکول و کالج کے نصاب تعلیم میں ہمیشہ شامل رہا ہے۔ شیخ سعدی - امیر خسرو
 سلمان ساوجی - خواجہ حافظ - عمر خیام - مولانا نے روم - فردوسی - نظام - جامی
 وغیرہ متقدمین و متوسطین کے قصائد و غزلیات وثنویات درسی کتابوں کے
 اہم دو قبعہ اجزا رہے ہیں۔ لیکن ایران کی شاعری نے نسبتاً آخری اور چودہ
 دور میں جو رنگ بدلایا ہے اور جو نظمیں و دیوانے ادیب کے سامنے پیش کی ہیں ان سے
 ہندوستان کا طبقہ علما و شعرا بھی بڑی حد تک ناواقف ہے۔ ہندوستان میں ان
 فارسی کا رواج جو کچھ ہے وہ مدرسوں اور اسکولوں اور کالجوں میں جو اس لئے
 فارسی جدید اور اس کی شاعری سنتے آگاہی بھی اسی ذرائع سے پیدا کی جا سکتی
 ہے چنانچہ ریڈیو، ریڈنگنگ کی کتابوں میں فارسی کی نثر جدید کے ساتھ نظم جدید کا
 انتخاب بھی شامل ہوتا ہے اور ہونا چاہیئے۔

ہم نے ادبیات حصہ دوم میں جو نوے جدید نظم فارسی کے منتخب کویں ہیں
 وہ دو نہایت مشہور اور مستند شاعر کے دیوانے ہیں۔ بہار شہدای کی فیضیات کا اندازہ
 اسی سے ہو سکتا ہے کہ اس کو ملک الشعراء کا خطاب حاصل ہے۔ اس کی نظمیں کسی ایک
 اخبار یا سالہ میں شائع ہوتے ہی مختلف پرچوں میں نقل ہوتی اور تمام ملک میں مشہور
 ہو جاتی تھیں۔ اکثر نظمیں شہدے کے اخبارات خراسان طوس - نوبہار میں شائع ہوئیں
 اور جبل المیتین - ایران نور تہی میں نقل کی گئیں۔ بہار کا انداز بیان نہایت دلکش
 و مؤثر ہے۔ قافیوں کا انتخاب اور رانگی بندش قافی کی طرح خوب صورت و مستغنیہ

فہرست مضامین ادبیات عجم حصہ دوم

صفحہ	مصنف	مضامین
۱	میرزا قزاجہ داغی	۱۔ حکایت یوسف شاہ سراج
۵۹	صنعتی زادہ کرمانی	۲۔ رستم در قرن بیت و دوم
۸۱	میرزا محمد منشی	۳۔ فلورنس نیت اینگل
۹۶	آیت اللہ زادہ یزدی آقائے حاجی نظم سید محمد رضا طباطبائی	۴۔ بدیہ گوئی و حاضر جوابی
۱۰۶	سکاک اشعار بہار شہدی	۱۔ الحمد للہ الحمد للہ
۱۰۸	" " "	۲۔ عید نوروز
۱۱۱	آقائے سید اشرف الدین رتقی نسیم	۳۔ مبارک است
۱۱۲	" "	۴۔ نوصہ ملی
۱۱۴	" "	۵۔ نصیحت
۱۱۶	" "	۶۔ اقوال و انکار
۱۱۸	" "	۷۔ مبارک بادا
۱۲۰	" "	۸۔ باران آمدہ
۱۲۱	" "	۹۔ تہرہ کبیرہ یا عجیلہ

ہے۔ اس کی نظموں کی اکثر بجز ترنم برنا اور ولولہ خیز ہیں۔ مستزاد کے کٹے کڑے
 دلچسپ اور موزوں ہیں۔ واقعات نہایت رنگینی اور بیباختگی کے ساتھ نظم کرتا ہے۔
 دوسرا شاعر اشرف الدین رشتی نیم ہے یہ بھی نہایت مقبول شاعر ہے۔
 بڑا پرگو ہے۔ بیکڑوں نظمیں مختلف واقعات و حالات پر لکھی ہیں اور ہر نظم میں جب
 وطن اور درد قوم نمایاں ہے معمولی سے واقعہ اور ذرا سی بات کو اپنی نظم کے ذریعہ
 سے نہایت مؤثر بنا دیتا ہے۔ طبعیت کی ظرافت اکثر نظموں میں چمکتی ہے۔ اس کی
 نظمیں اکثر مجاہد نسیم شمال ہیں شائع ہو کر مقبول و مقبول ہوتی تھیں۔ نسیم کے
 مجموعہ کلام کا نام بھی نسیم شمال ہے جس سے اس کی نظموں کا انتخاب کیا گیا
 ہے۔ نسیم کی نظموں میں روائی اور صفائی بہت ہے۔ کہیں قیود و توافقی کی ہر جگہ
 پابندی نہیں کرتا۔ آزادانہ لکھتا ہے۔ ضرورت وقت کو سمجھ کر لکھتا ہے۔
 بہت لکھتا ہے۔ اور پھر بھی خوب لکھتا ہے۔

کتہ بین
 عابد حسن فریدی

آگرہ
 ۱۵ نومبر ۱۹۲۲ء

حکایت یوسف شاہ سراج

کیفیت تفتیش عجیب در ادایل سلطنت صفویہ ہنگامیکہ محمد شاہ صفوی
بجہ وقوع بعضے حوادث سلطنت را بہ پسر خود شاہ عباس اول تسلیم
نمودہ و دو سال ہنرم جلسہ شاہ عباس در قزوین پائے تخت سلاطین مزبورہ واقع فی ثلث
در اوّل فصل بہار سہ روز از عید نوروز گذشتہ ساعت
بعد از ظہر شاہ عباس اول با محبوبہ خود سلیمی خاتون در قصر نشستہ
مشغول صحبت است۔

آن اہمبارک خواجہ ہاشمی پردہ را بلند کرد و تعظیم عمل آورده عرض
می کند میرزا صد الدین بیگ ہاشمی میخواہد زیارت قبلہ عالم مشرف شود برائے
لے صحبت گفتہ

۵۰ بیگ ہاشمی۔ شاہی بخوی۔ بخویوں کا سردار ہاشمی کا لقب احمدہ کی بزرگی ظاہر
کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

امروا جی - (پہلی خاتون اشارہ می کند بحرم خانہ برو - بخواجهد باشی

می فرماید) گو بیاید -
(ہنجم باشی بحضور شاہ مشرف شد، تعظیم و تکریم بجائی آورد)

شاہ - میرزا چہ چیز است -
ہنجم باشی - قبلہ عالم سلامت باشد! این اوقات از میر کوکب بچہ
معلوم می شود کہ یازدہ روز از عید نوروز گذشتہ مرتج با عقرب
تقارنہ وارد و ثانیث این قرآن نحین است کہ در شرق زمین بالخصوص
در ملک ایران بوجود صاحب سلطنتی سدئہ غلطی خواهد رسید - بنا بر این بندہ
کہ مخلص و جان نثار این آستانہ سنہ می باشم - بر خود واجب
دانستم کہ پیش از حادثہ این کیفیت را قبلہ عالم معروض کنم

- ۱۔ امروا جی - ضروری کام
۲۔ مرتج - ایک سیارہ جس کو جلاد فلک بھی کہتے ہیں - انگریزی میں اس کو ہارس کہتے ہیں -
۳۔ عقرب - آسمان کا برہن ہشتم یہ مخوس مانا جاتا ہے -
۴۔ تقارنہ - قریب ہونا - یعنی ستاروں کا ایک برج میں جمع ہونا -
۵۔ قرآن نحین - وہ مخوس ستاروں کا یکجا ہونا -
۶۔ آستانہ سنہ - دربار روشن -

آل اوقات شاہ منتہا بیت و دوسہ سال زیادہ زنداشت در آں
 سن جوانی ہم واضح است کہ زندگانی چہ قدر شیریں و عزیز و گرامی می شود
 خصوص کہ درجات علیائے تخت سلطنت کامرانی و کامیابی داشته باشد
 غیر بنجم باشی شاہ جوان راستست بوحشت انداختہ فی الفوز نگش پریدہ
 بطورے خود رومی باز کہ گویا بیہوش شدہ بعد از دقیقہ چند سر بلند ہ
 کردہ بمیرزا صدر الدین می فراید) خوب مرخصی برادر (بنجم باشی سرفرد
 آورده بر میگردد)

شاہ - (زہنا نیم ساعت در تضرع فکر فرسپیدہ بعد بہ آقا مبارک رومی کند)
 سرفراش روانہ کن - میرزا محسن وزیر - زماں خاں سردار میسر نہ ایگئی
 مستوفی داخندہ صمد ملا باشی را بحضور من بیاورد

ر خواجہ بیرون رفتہ فرآش فرستادہ اشخاص مفصلہ را حاضر نمودہ
 بعد از اذن درود و تعظیم دسجود بعمل آورده مترصد فرمان می ایستند)

شاہ - شمارا بجهت دفع حادثہ بہ مشورت خواستہ ام کہ در تقدیر آں
 حادثہ باید تدبیرے کنید مصلحتے بہنمائید چوں کہ مجلس خاص است از

۱۰ منتہا - یعنی زیادہ سے زیادہ ۱۱ مرخصی - یعنی اجازت ہے۔

۱۲ مستوفی - سکریٹری - ناظم - دیوان

۱۳ مترصد - آمیدوار

جانب سنی الکوئٹہ اجازت می شوق و شہیدہ در این باب کنگاش کنید۔
 (اشخاص فرایش شاہ را بجا آورده بعد شاہ خبر منجم باشی را برایشان
 انعامی فرمایند۔ و برائے دفع حادثہ از وجود خود از ایشان رائے منجم ہند
 حضرات را بکثرت رودادہ پس از لحظہ سکوت میرزا محسن وزیر انہما رائے
 فی نماید)

نطق میرزا محسن غازی

خلاصہ دارادیت بندہ کہیں نسبت بہ دولت علیہ از
 بدیہات است۔ البتہ در خاطر مبارک قبلہ عالم ہمت کہ ایام طہارت
 پدر بزرگوارت از بے کفایتی و بے خیالے مباشترین سابق امور و زادت
 جلیلہ خزانہ عاقرہ بچہ مرتبہ از نفوذ خالی شدہ بود از روزیکہ ازین
 عمل عمدہ بہ اطلاعات چاکر محول است برائے محمودی خزانہ

۱۵ سنی الکوئٹہ۔ وہ چیز جس کے اطراف روشن ہیں۔ جانب سنی الکوئٹہ سے مراد ہے
 خود بادشاہ کی طرف سے۔ ۱۶ کنگاش۔ مشورہ

۱۷ انعام۔ مطلع کرنا۔ ۱۸ بدیہات۔ ظاہر و روشن باتیں۔

۱۹ بے کفایتی۔ بے لیاقتی ۲۰ مباشترین۔ کام کرنے والے۔ ذمہ دار

۲۱ محول۔ سپرد

تدبیر کردہ قرار گزاردم کہ ہر کہ از چاکران در بار بہ شغل منصوب د
 بہ ولایت بحکومت مامور شود بہ فراخور حال مبلغ ہرسم ہیشکش تسلیم
 نوزینہ نماید۔ و علاوہ ہر وقت قبلہ عالم کا شانہ ایشہ پیر کے را بہ تشریف
 قدم مبارک دیموں فراید صاحب کا شانہ ایشہ نفیسہ پائے
 اندازد با ہیشکش نقد خود را امتنانہ بداد۔ بواسطہ این نوع تدبیریں
 اکنون کہ سال ہفتین جلوس قبلہ عالم است۔ بحمد اللہ خزانہ عامرہ از
 نقد وافرہ مملکت است در باب پیش رفت مامور وزارت اذ طرف
 بندہ کین بے بخرگی غیر متصور است اما در مقابل تا ثیرات و اکب
 از تدبیرات عاجز و متحرم۔

بعد از آن زماں خاں سردار نطق میکند

اگرچہ این چاکر ریش خود را در خدمت دولت علیہ بہ اخلاص
 و ہنر سفید کردہ ام مثلاً دہ سال قبل بریں از طائفہ عثمانیہ بسر
 عسکری بکر پاشا و مرچی اوغلی قریب ہفتاد ہزار نفر قشون مصمم
 شدہ بودند بخاک ہجوم بیاوردند۔ پدر بزرگوار قبسلہ عالم

۱۵ فراخور۔ موافق۔ مطابق ۲۵ ایشہ جمع قماش۔ کپڑے

۳۵ نقد وافرہ۔ کثیر دولت ۴۵ مملو۔ بھرا ہوا

۵۵ قشون۔ لشکر۔ فوج۔

سردار می قشون ایران را بمن و اگر گذار نمودند - هر چند قشون ما هم در
 عدد کمتر از طائفه عثمانیه نبودند - اما من حیف خوردم که قشون فرقه
 ناجیه را در مقابل گروه ضالہ بمعرض تلف بیندازم بنا بر آن امر کردم
 که از سرحد عثمانیه تا نهایت ملک آذربایجان جمیع زراعت و دهقان
 آبخارا تا لالکچر و چار پایہ شان را تاراج و بیاورند - و راهها و
 پہلہائے سر راہ را جمیعاً خراب کنند و قتیکہ - بکر پاشا سپرد ما داخل
 شد باد و دیکہ یک نفر از سپاہ و لشکر ما را در مقابل خود ندید
 اما راهها بحر تہ خراب و ویران شدہ بود کہ ہرگز قادر بر حرکت
 توپخانہ نشدہ ناچار توپخانہ را در سرحد گذار دہ پیادہ و سوارہ
 قشون را بے توپ و توپخانہ برداشتہ با فواع زحمت و مرادیت داد و پیروز
 شدند و بہر ناجیہ کہ برائے تحصیل آذوقہ سوار روانہ کرد جبہ گندیم و
 دجو یا کھادوگو سفدے گیر نیار دہ بعد از سہ روز افتاں و غیراں
 گرسنہ دان شدہ - لا علاج و پریشان - کو سرحلت زدہ از تبریز گریخت

۱۵ و اگر گذار - پیروز
 ۱۶ گردہ ضالہ - گمراہ گردہ - یعنی ترک لوگ -

۱۷ تالان تہا -
 ۱۸ تاراج - لوٹ کر غارت کر کے -

۱۹ مرادیت - تلخی یعنی مصیبت
 ۲۰ گیر نیار دہ - حاصل نہ کر سکا -

ہیں تدبیر ملک ایران از ہجوم طوائف بیگانہ محفوظ ماند۔ خواب کردن
 را ہما در سختی پہا بمرتبہ مفید افتاد کہ دولت علیہ بعد از گریختن بکرشام
 برائے عدم قدرت درود قشون بیگانہ سجاک ایران آبادی خواہیائے
 مراصلاح ندیدند۔ ہنوز ہم بہ ہماں حالت باقی است از این جہت
 ان قشون دولت علیہ داغ یکے خونے نہ شدہ جملہ عساکر
 منصورہ از وحشت و شمنی ہمسایہ سالم ماند در خصوص این قسم کار ہا
 پیرو سگ آستانہ علیہ از تدبیر عاجز نیت۔ اثنا در مخالفت کو اکب
 عقل کاسر از تدبیر علاج قاصر است۔

(دخستِ شاہ افزوں ترمی شود بعد میرزا یحیی مستوفی گفتار میکند)
 میرزا یحیی۔ ایں بندہ حقیر از آنجا کہ دست پروردہ و زویوار نزدیکان
 اولادہ۔ از برکت وجود ایشان باین منصب رسیدہ ام در اظہار
 اخلاص و مہدات بکلی پیرو نیت حسنہ و قوا علی حسنہ
 ایشان می باشم موعوض خاکیا ئے مبارک ہست کہ علی مواجب
 تشوئے و صاحب منصبان خوردہ پا بوجب نمران قبلہ عالم و
 باسفا ئے سن از مداخل ولایتنا حوالہ می شود۔ و چون در خزائنہ

۱۵ عقل کاسر عقل ناقص ۱۵ مواجب۔ تنخواہ

۱۶ خوردہ پا۔ ادنی درجہ کے لوگ۔ ماتحت لکھ اسفا۔ دستخط

عامرہ چنانکہ وزیر ذکر بخودہ نقصان نقود مشاہدہ شدہ بود بنا براین
 اُس من ہم از این جہت افسردہ دل بودم۔ اگرچہ فرامین ہوا چہا را
 مضامین بولایتمتا حوالہ می نمودم برائے اینکه قطع کردن ہوا جہاد دولت
 علیہ را در نظر بابے اعتبار ننماید۔ اما در خفیہ بہمہ حکام دلائل تہا پیش
 از وقت مکتوب می فرستادم کہ بدین نوشتہ جداگانہ من محض موجب
 فرمان از اجرائے ہوا جب احترازا ننماید۔ و سبب ہمیں تدبیر
 من داخل خزانہ عامرہ روز افزوں و خیلہ تفاوت کردہ است
 اہل قنون و صاحب نسبہا ہم ہر چند از وصول ہوا جب ماندہ
 اند۔ اما الحمد للہ بخت صلح و آسایش و کمال از زانی ایران چنداں
 ہوا جب محتاج نشدہ اند در خصوص این قبیل کار یا ذہن دقیق
 چاکریدہ بیضامی ننماید۔ لیکن برائے رد تاثر کو اکبر راستی عقلم بجائے
 نمی رسد و چارہ کنی توانم کرد۔

دفوت بہ ملا باشتی رسیدہ عرض میکند
 ملا باشتی۔ جناب اقدس باری وجود مبارک قبلہ عالم را بحرمت
 ائمہ اطہار از جمیع آفات سادی وارضی محفوظا کند یا خلاص و
 ۱۔ بیضامی ننماید۔ یعنی بھڑہ دکھاتا ہے۔ کمال کرتا ہے۔
 ۲۔ بحر حرمت ائمہ اطہار۔ یعنی پاک اماموں کی برکت سے

صدراقتِ این داعی دوام دولتِ قاهرہ نسبت ببلدہ جلیلہ صفویہ
از توصیف خارج است۔ در زبانِ پدربزرگوار قبلہ عالم کہ منصب
آلہ باطنی گری سرفراز شرم نصف ایران حتی نصف پائے تخت ہم
ستی بودند۔ اولاً بسبب مواعظِ حسنہ دثانیاً بجهتِ تنخويفاتِ کثیرہ ہم
نینہارا براہِ راست مذہبِ اثنی عشریہ ہدایت کردہ ام اکوں از
کرم خدا و کرامتِ سن در صفحہ ایران تنج و شش نفر زیاد تر
ستی ہم نمی رسد۔ درین باب از اہل ایران ہم کمال رضامندی را
دارم کہ بحکم و تکلیف از مذہبائے قدیمی آبا و اجداد شان
دست برداشته ہدایت یافتہ حتی سن خواستم کہ بہ جوہود
و ارمنی ہم دست بیندازم۔ آنہا را ہم بہ مذہبِ شیعہ برگردانم
اما بعضی مردمان خیر اندیش مصلحت ندیدند کہ لزومِ نداد

۱۵ داعی۔ دعاگو۔ ۱۶ آلہ باطنی گری۔ ملاؤں اور مذہبی پیشواؤں

۱۷ مواعظِ حسنہ۔ عمدہ نصیحتیں۔ ۱۸ کی سرداری۔

۱۹ تنخويفاتِ کثیرہ۔ بہت سادارنا دھکنا۔

۲۰ اثنی عشریہ۔ وہ مذہب جو بارہ اماموں کو ماننا ہے۔ مراد ہے شیعہ مذہب

۲۱ تکلیف۔ ہدایت و تبلیغ ۲۲ جوہود۔ یہودی

۲۳ ارمنی۔ آرمینیا کے عیسائی ۲۴ لزومِ نداد۔ کچھ ضرورت نہیں ہے۔

چوں در هر خاک جود دار منی هست در خاک ما هم چند
نفر بوده باشد عیب ندارد۔ علاوہ بر این در ملک اسلام
موافق احادیث صریحہ مالک تحت و تاج را واجب الاطاعت و
شریف الذات نمیدانند۔ این درجہ عالیہ را حق امام دبہ نائب
امام از مجتہدین اعلم مطلق می دانند۔ اما من جمیع خطیب ہا نوشتہ
در ہمہ ولایت ہا در مساجد بہ مناسبت بالا رفتہ اعلان نمایند کہ ہماں
احادیث بسلسلہ صفویہ شامل نیست زیرا کہ از خاندان نبوت و
دودمان امامت ظهور کردہ اند و واضح است کہ ائمہ (صلوات اللہ علیہم)
ہم آں احادیث را در حق غیر فرمودہ اند نہ در بارہ اولاد خود
اما این اوقات کہ وجود قبلہ عالم از تاثیر کواکب در محل خطرات
دل من از غصہ مثل ماہی در میان تابہ بریاں می شود و بعقل قاصر
ہمچو میرسد کہ خود آں طعون منہم باشتی زیادہ تر از ما چارہ این کار
را بداند۔ بقبلہ عالم خیانت کردہ است تاثیر کواکب را بر دزدادہ
است علاج دفع آں را اظہار نکردہ است البتہ بنا ب فکر خبیث
کہ زہر را نخودہ است باز ہرگز اچرا باید پنهان کند و خود

۱۔ منابر۔ منبر کی جمع
۲۔ بروز۔ ظاہر کرنا۔

۳۔ بازہر۔ زہر ہرہ جس سے زہر کو دور کیا جاتا ہے۔

را کنارہ بکشد۔ پیغمبر (صلوات اللہ علیہ) فرمودہ است ”کُلُّ نَجْشٍ
 كَذَابٌ“ این حدیث را سن بہ احوال خود آہنا میدہم نہ بر علم
 آنہا چون کہ اخبار آں ملعونہا اکثر اوقات نتیجہ بختیہ است آنا
 خود شاں دروغ گو و بد ذات ہستند۔ قبلہ عالم خود او را خواستہ برائے
 دفع این عادثہ علاج بخواد اگر عذر بیاورد گردنش را بزند
 دپیہ است مَّا باشی عداوت سابقہ داشتہ است کہ این کیفیت را برائے
 خود دست آویز بزرگ مشاہدہ نمودہ پدید را و وسایر بختی را آتش بزند الحق
 از انصاف بناید گذشت۔ پنجم باشی ہم بالیست خیلہ احمق بودہ باشد زیرا کہ
 چہ لازم شدہ بودہ کہ پنجم خبر وحشت اثرے را بد شاہ بدہد و باعث
 این قیل و قال شود و خود را ہلاکت اندازد۔ گویا در اواخر این
 بحث را۔ پنجم باشی وارد آورده اند۔ جواب گفتہ است ”من تریدم
 کہ اگر این خبر پیش از دیگران بشاہ کنی رساندم منجمہائے دیگر آں را
 ہی رسانیدند من در نظر شاہ خرد نادان قلم می رفتم۔ از منصب
 معزول می شدم)

(بر صورت برائے ہماں خبر نامبارک شاہ از پنجم باشی بے میل
 شدہ بود۔ تحریک مَّا باشی ہم مزید بر علت گشتہ کمال غیظ و ایرایشاں
 روئے دادہ خواہہ باشی را کج خلقی صدا کردہ می فرماید)
 لہ بے میل۔ ناراض۔ رنجیدہ

آں فراشته بفرست منعم باشی را بیاورند (منعم باشی را حاضر

می کنند)

شاه - (مثل شیر غضناک دوزا نوشسته روی کنج منعم باشی) پیر سوخته
مرا از آفت کواکب می ترسانی علاجش را پنهان میکنی؟

جلالو! در یک طائفه العین جلا دھیب کمرش خنجر و متش غلاب می رسد
روح منعم باشی بیچاره پرواز کرده مثل برگ می لرزد خطاب بجلالو
بزن گردن این سگ ملعون را -

سردار زماں خاں - (اگر چه اہل شمشیر بودند اما بسیار آدم رقیق القلب^۱
می بوده است بجات منعم باشی ترحم کرده سراپا ایستاده عرض می نماید
تصدقت شوم! بعد از آنکہ گردن این سگ را بزنند بواسطے

دفع حادثہ علاج را از کہ خواہیم پرسید این بندہ ذلیل استدعا دارد
کہ بحرمت دلش سفید من از قتل او گذشت کنند و در خصوص علاج
دفع حادثہ از دسے جو یاسے تدبیر شوند - اگر بردوق جواب ندهد -
آں وقت مقتدر مستوجب قتل است قبلہ عالم اختیارش را دارد

۱۔ پیر سوخته - ایک گالی ہے ۲۔ طرفۃ العین - پلک راستے - فوراً

۳۔ رقیق القلب - نرم دل - ۴۔ سراپا ایستاده - سیدھا کھڑا ہو کر

۵۔ مستوجب - مستحق - لائق - ۶۔ مقتدر - قہور دار

شاہ۔ (جلاؤ) خوب کار آمد اشته باش۔ بگذارد ہاں جا خودت برو !
 ز بعد بہ منجم باشی، ملعون فی الفور برائے دفع حادثہ علاج پیدا کن
 (منجم باشی بیچارہ کہ در حالت بد بودہ برائے حادثہ علاج
 نمی دانت۔ اما از ترس مرگ و ہول جان نخواست اظہار کند
 عرض کرد)۔

تصدقت شو ! علاج حادثہ ممکن است۔ یک ساعت مہلت
 بدهید۔ بروم بہ زنج آلف بیگ ملاحظہ کنم۔ برگردم۔ عرض
 می کنم۔

در زنج آلف بیگ برائے دفع این نوع حادثات چیزی
 سطور نہ شدہ است منجم باشی خواست ہمیں بہانہ خود را نزد انت
 مولانا جمال الدین بیند از دوا زاد مشورت کند۔ اور اور علم بخوم
 از خود ماہر و تجربہ کار می دانت۔

شاہ۔ درخواست داد۔ بیش از آنکہ منجم بیرون برود۔ آغا مبارک اضل
 شدہ عرض کرد)

۱۵ سازند اشته باش۔ کام ملوئی کرد۔ ٹھہر جاؤ۔

۱۶ زنج آلف بیگ۔ جتڑی یا زاپچہ کی کتاب

مولانا جمال الدین میخا اہد بحضور مبارک مشرف شود۔
 شاہ فرمودہ "مداکن بیاید" (مخبر باشی) قدسے ہما سجا بالیت۔
 مولانا داخل آفاق شدہ لازمہ تائش لعل آوردہ ہر آشارہ شاہ شستہ عرض کرد۔

قبلہ عالم سلامت باشد اگرچہ اس بندہ بہ سبب پیری از
 درخانہ باز ماندگو شدہ اختیار کردہ ام۔ لکن اس اوقات یعنی
 پانزدہ روز از روز گذشتہ از اقتران مرتخ و عقرب بذات مبارک
 قبلہ عالم احتمال صدمہ اعظمی می نمود۔ برائے آنکہ مجتہدین جوان از
 کیفیت مطلع رہا ہستے صرفت بنودہ باشندہ۔ از واجبات دستم
 بحضور پرنور مشرف اند و زم و بیش وقوع حادثہ را اعلام درآ
 دفع آں تدبیرے اعلان کنم۔

شاہ۔ رہنایت خوش حال شدہ فرمودہ (مولانا ماہم در این خصوص
 گفتگو می کردیم۔ حادثہ معلوم است تدبیرش را اظہار بکنید۔
 مولانا۔ قبلہ عالم دریں ایام نحویت یعنی تا پانزدہ روز از عید
 بگذرد باید خود را از سلطنت خلع و تخت و تاج را بحکم واجب القتل

۱۔ اقتران۔ قرآن۔ قرب۔ نزدیکی۔

۲۔ باقی صرفت۔ دور کرنے والے۔ ۳۔ خلع۔ دست برداری

تفویض فرمایند و خود از نظر خلق غائب شوند۔ در آں صورت کہ
 آن وقت پادشاہ ایران اداست تا شیرکواکب در سرہماں مجرم
 ترکید^۱ بود و بعد چنانکہ حادثہ بہ وقوع پیوست و آں مجرم کہ
 صاحب تخت و تاج است بہ ہلاکت رسید آں وقت قبلہ عالم
 از اخفا^۲ بیرون آمدہ باز بہ تخت و تاج مالک می شود۔ در کمال
 اقبال و عاقبت سلطنت می نماید۔ اما باید ہیچ کس از اہل^۳ بلد
 این تدبیر را نفہمند و گمان نکنند کہ قبلہ عالم عاریتہ از تخت و
 تاج دست می کشد تا کہ ہماں مجرم را کہ بہ تخت بالا رفتہ مستقلاً
 بر خود نشاں پادشاہ بدانند۔ و باید بطلان^۴ خواہن^۵ حرم را ہم دادہ
 کاغذ عقد^۶ نامہ آہنہ پارہ شود بعد بہ آہنہ تکلیف^۷ نمایند کہ عباس
 پسر محمد را کہ دیگر پادشاہ نیست و فردے از افراد^۸ ناس^۹ است
 دوبارہ منکوہ شدہ بہ فقر و قناعت راضی می شوند یا نہ بہر کدام
 ۱۔ ترکید بود۔ پھٹ پڑے۔ واقع ہو جائے۔

- | | |
|---------------------------|------------------------------|
| ۲۔ اخفا۔ پوشیدگی | ۳۔ اہل بلد۔ اہل شہر |
| ۴۔ عاریتہ۔ چند روز کے لئے | ۵۔ خواہن حرم۔ بی میاں۔ بیگیں |
| ۶۔ عقد نامہ۔ نکاح نامہ | ۷۔ تکلیف حکم۔ |
| ۸۔ ناس۔ آدمی۔ انسان۔ | |

راضی شد و بارہ اور ابہ اسم عباس پسر محمد نکاح خواندہ شود ؛
 کاغذ عقد نوشتہ گردد۔ ہر کدام راضی نشد ہماں ساعت فرست گند
 دہم بانشی از حاکم نجات یافت۔ اشد و اہمہ بالمرہ از بشرہ شد ؛
 رفع گشت۔ سفیدی رنگش تبدیل یافت از افراد مجلس صدائے آفرین
 بر عقل و کمال مولیان بلند گردید (۱)

شاہ۔ در کمال بنائش رتبہ بآبانشی کردہ سوال نمود مطابق احکام
 شرع مجرم واجب القتل در نظر دارد کہ سلطنت و تخت و تاج را
 بہ او واگذار کنیم۔

ملا بانشی۔ پروردگار عالم عمر طبعی بقبلہ عالم کرامت فرماید و درین
 شہر قزدین یک نفر نابکار پیدا شدہ است کہ در جمیع روزے زمین
 مجرم تر از او مستحق تر بقتل کسی بہم نمی رسد۔ اسمش را یوسف
 سراج میگویند۔ اما خودش معلوم نیست کجا تربیت شدہ است
 گرای اوقات در شہر قزدین ساکن شدہ از آنجا مرد او باش مرید

۱۔ دہمہ۔ وہم۔ خوف ۲۔ بالمرہ۔ فوراً

۳۔ عمر طبعی۔ تنو یا ایک سو بیس سال کی عمر

۴۔ کرامت فرماید۔ عنایت فرمائیے۔

۵۔ سراج۔ زمین بنانے والا۔

جمع آورده ہمیشہ بضرب و ذم علمائے کرام و خدام شریف زبان
 کشوده است این ملوک ہمیشہ مریدان خود را صراحتاً ذکر میکنند کہ
 گویا علمائے کرام بحر دمان عوام فریب میدهند مثلاً بعقیدہ او گویا
 اجتهاد لازم نیست و خمس مال امام دادن خلاف است و گویا علماء
 از آل جنت برائے عوام در رائے مجتہد متونی مانند را جائز
 نمی بیند کہ بازار خود شاں روان بگیرد و علامہ بر این بہ
 دولت علیہ نیز بخشا دارد می کند کہ از کد خدا گرفتہ تا پادشاہ
 ہمہ ارباب مناصب اہل ظلمہ و قطائع الطريق است ہرگز ازینہا
 برائے ملک و ملت حقیقت عاید نیست۔ ہمیشہ ہو اسے نفس خلق بیچارہ

۱۰ ضرب و ذم۔ لعن طعن

۱۱۔ اجتهاد۔ قرآن و حدیث و قیاس سے شرع کے مسائل نکالنا۔

۱۲۔ خمس۔ پانچواں حصہ مال کا

۱۳۔ مجتہد متونی۔ اس فقرے کا مطلب یہ ہے کہ گویا علمائے کرام نے میں مجتہد کے
 استعمال سے اس کے اجتہادی مسئلے بھی وہاں جب العمل نہیں رہتے۔

۱۴۔ اہل ظلمہ۔ ظلم۔ لیکن یہاں اہل کافظ بیکار ہے اس لئے کہ ظلمہ خود ظالم کی جمع ہے
 یا اہل مظلمہ ہونا چاہئے۔

۱۵۔ قطائع الطريق۔ رہزن۔ ڈاکو۔

راجریمیلہ و مواخذہ و معاقبہ می نمایند و رفتار و کردار خودشان
 ہرگز بقانون و قاعدہ متمسک نیستند۔ ایں قسم رفتار عمل اہل ظلمہ
 و قطاع الطریق بودہ کہ منحصر باین اشخاص شدہ است و باز ذکر
 میکنند کہ بہ مذہب تناسخ قایل است۔ ایں داعی دوام دولت
 قاہرہ پنچ صلاح می بیند کہ قبلہ عالم سلطنت و تخت و تاج را بہ
 ایں ملعون تسلیم کند کہ از تاثیر کو اکب بجزائے خود رسیدہ بدست
 اسفل واصل شود۔

را افراد مجلس کلا ایں رائے را پسندیدہ تصدیق نمودند و بہ
 آواز بلند گفتند پد رسوختہ یوسف سراج بکلی سزاوار قتل مستحق ہائے
 آسمانی است)

شاہ در خوشحال در غم گشتہ می فرمایند بہ ہلاک او را ضمیمہ فردا ایں تدبیر
 تمام و کمال مجرئی خواہد شد اہم اہل مجلس را مرخص می کند

لہ جریمہ - جرمانہ لہ مواخذہ - گرفتاری - باز پرس

لہ معاقبہ - سزا لہ متمسک - پیروی کرنے والا۔

لہ تناسخ - روح کا ایک جسم سے دوسرے جسم میں چلا جانا بھی آواگون کہنا ہے

لہ درک اسفل - دوزخ کا سب سے پست درجہ

لہ مجرئی - جاری۔

مجلس بہم میخورد و ممکن است خوانندگان این گزارش را افسانہ بدانند
و در وقوع این شبہ بہم رسانیدہ بر کذب نمایند در این صورت
من از آنہا متوقع ام کہ در تاریخ عالم آبادہ و قالیج صادرہ سال ہفتہ
جلوس شاد عباس ملاحظہ فرمایند

اکنون لازم شد یوسف سراج را معرفی کنم کہ کیست - شخص
مذکور از دہات قزوین پسر کر بلائی سلیم دہقان بودہ - چونکہ کر بلائی
سلیم آدم مومن و متقی می بودہ خواست پسرش ملا بسطود داخل
سلک علمای برگردد بنا بر آن او را ایام جوانی برداشتہ آورده در
شہر قزوین مکتب گذارد - پس از چند سال یوسف سراج بہ
بلوغ رسیدہ آثار رشد بر خود مشاہدہ نمود بہ اسلئے تحصیل علم
بر اصناف رفت - از آنجا نیز بعد از چند سال دیگر روانہ کر بلا
معالی گشتہ در مجالس علمائے مقبرہ تکمیل علوم شروع نمود

۱۵ بہم میخورد - منتشر ہو جاتی ہست - ۱۶ متوقع - امیدوار

۱۷ تاریخ عالم آراء - ایک تاریخ ایران مصنفہ سکر بیگ منشی

۱۸ وقایع صادرہ - پیش آنے والے واقعات

۱۹ سلک - لڑائی - جماعت

۲۰ آثار رشد - عقل و دانائی کے علامات

مدید و در آن مکان شریف کشت کردہ جمع علوم اسلامیہ واقف گردید۔ چون در اکثر امور بہ تعلقات ملا با بر خور شد از این صفت نفرت ہم رسانید سخاوت خود را داخل زمرہ این علانہ نماید۔ از کہ بلا مراجعت کردہ دارد ہمدان شدہ در آنجا نزد استاد خلیل در سن چہل سالگی در مدت یکسال صنعت سراجی آموختہ بقزوین مراجعت کرد زیرا کہ بخت پائے تخت بودن قزوین را ج این صنعت در آنجا زیادہ تر می نمود۔ بعد از ورود قزوین تاہل اختیار کردہ دکانے باز میکنہ و بر بخ کب خود مشغول عیال داری و زہد کافی می شود۔ چون مرد سلیم النفس نیکو کار بودہ ہمیشہ حرکات ناشایستہ ملا پادار باب مناصب خاطر او را مکدر داشتہ از دم و مزب آہنا قادر بر حفظ زبان خود نمی توانست باشد۔ اگرچہ این نوع سوزیہائے او دوستان صادق و خیر اندیشی بر لے بگویند

لے کشت۔ قیام سکونت لے تعلقات۔ فزب۔ مکاری
 لے بر خور شد۔ واقف ہوا۔ لے صفت۔ قسم۔ گروہ
 لے تاہل اختیار کردہ۔ سراج کر کے لے سلیم النفس۔ نیک دل
 لے حفظ زبان۔ زبان روکن لے سوزیہا۔ نگایاں۔ لعن۔ طعن
 لے۔ ہم بستہ بود۔ حاصل کر لے تھے۔

بود۔ ولے آخر الامر باعث بدبختی او شد۔ فردائے آن روز بر حسب فرمایش شاهی دو ساعت بہ نظر ماندہ جمیع اعیان و اشراف و ارکان دولت و علما و سادات و ارباب مناصب از کہ خدا گرفتہ تا دوزخ را در و بار شاهی حضور بہم رسانیدہ ہر کس جائے خود قرار گرفتہ در کمال سکوت و بیخبری منتظر بیرون آمدن شاہ بودند۔ دریں حال شاہ تاج بہر دلبوس^۱ جو اہر نشان در دست بازو بندہ جائے جو اہر در بازو۔ شمشیر و خنجر مرتفع در مکرظا ہر شدہ در اطاق در بار کہ یک ذرع از زمین مرتفع و سمت رو بخلق بالمرہ بے حایل و باز است بہ تخت بالا رفتہ بہ نشست و روئے بہ بخمار در بار نمودہ خطاب کرد:-

”جماعت! اکنون سال ہفتمین است کہ یہ مشیت خدائے متعال بر شما پادشاہ ام۔ و از شما با ہم خیلے راضی و خوشنودم چوں بہ سبب اراد^۲ تے کہ بنجا زیادہ صفویہ داشته آیدین خلاص و عدالت اظہار کردہ آید۔ امروز بنا بر بعضی از سبب ہا کہ اہرا^۳ آں را برائے شما لازم نمی دانم۔ مجبورم کہ از سلطنت دست کشیدہ

۱ دلبوس۔ گز آہنی
۲ ارادت۔ اعتقاد
۳ اہرا۔ اظہار

تخت و تاج را بجسے و اگذاڑم کہ بایں مرتبہ از من این دشایستہ تر
است۔ ہماں شخص را ز ماں خاں سردار۔ وزیر مستوفی۔ مولانا
جمال الدین و منجم باشی بہ شہانستان خواہند داد۔ باید کلاً بروید
در کمال شکوہ و غلطیہ اور آوردہ بالائے این تخت نشاندہ
منتظلاً بر خود تاں پادشاہ بدانید۔ وائے بر حال کسے کہ از فرمایش
من سر پیچد و در اطاعت آں شخص تصور بععل بہ آوردہ

رشاہ حرفہا را تمام کردہ تاج را از سر برداشتہ روئے تخت
گذاورد و تمام لباس فاخرہ خود را کندہ و شمشیر و کمر باز کردہ لباس
مدرسی پوشیدہ بخلق متوجہ شدہ میگوید

آنوں من از افرادناس یک مرد فقیر عباس پسر محمد م دیگر
مرا بخوبی کہ خواہید یافت۔ خدا حافظ! من رفتم و بمی رود اخصایر
مجلس میرا ماندہ نہ استند کہ این کیفیت را بچہ حل کہ کند۔ شاہ
از آنجا بحر م خانہ رفت۔ جملہ حرمہا در حرم خانہ بفرمایش شاہ در
یک طاق جمع آمدہ منتظر قدم او بودند۔ شاہ با ہماں لباس

۱۔ یکنہ۔ ۲۔ چوڑوں۔ ۳۔ حوالہ کردوں

۴۔ قنبر۔ ۵۔ کوتاہی ۶۔ مدرس۔ ۷۔ پڑانا

۸۔ حل۔ ۹۔ منوب۔

مدرس پیش حرمہا آمدہ خوبانِ حرم اور ابہا میں ہیئت دیدہ
خواستہ تاقہ تاقہ بخندند۔ آننگاہ میں شاہ و قیادہ شازیں
حرکت آہنا مانع شد نہ توانستند خندہ کنند۔

شاہ - در آں حال بہ خواجہ ہاشمی فرماید کہ رسول را باد و نفر
رفیق اور بکھنویہ من بیار

دُلّا ہا پیش از وقت در بیرون حاضر شدہ بودند بکھنویہ آمدہ
شاہ پشستین آہنا اشارہ نمودہ - بعد رو بہ حرمہا کردہ خطاب میکند
” ہم فراشہائے عزیز من! من در کمال اندوس مجبورم کہ

خبر بد سے بہ شما اعلام کنم۔ اکنون معلوم شما بودہ باشد کہ من
دیگر پادشاہ ایران نیستم۔ من دیگر دولت و عمارت ندارم
کہ شما را بازینت و زیور در آطاقیہائے عالیشان نگاہ دارم من بیگز
افراد ناس فقیر و بے چیزم۔ لہذا ہم کہ طلاق شما را پس بخوانم و
شمار آزاد کنم بہر کس میں داشته باشیہ اختیار نہایت۔“ بعد رو
بلا رسول کردہ می فرماید صیغہ طلاق اینہا را جاری کن۔“

۱۔ ہم فراش۔ ہم بستر۔ ہم خواہ یعنی بیوی۔

۲۔ اعلام۔ اعلان۔ اطلاع۔ ۳۔ لایدم۔ مجبور ہوں۔

۴۔ صیغہ طلاق کے مقررہ جملے۔ طلاق کی کارروائی۔

دلا رسول طلاق همه را با حصو بر عدلین که همراه خود آورده بود جاری
کردند چون خوابان حرم دیدند کار غریبه رو داده بسیار بخوف و
اضطراب افتادند۔ بجهت عدم اطلاع از چگونگی نفیضند که این چه
تقصیه است۔ همگی حیران ماندند۔ پس از تمام شدن قرائت طلاق
بفرمایش شاه کاغذ عقد آنها را خواجه مبارک پاره کرد۔

شاه دود باره به خوابان حرم متوجه شده گفت
اگر از شما هر کدام بفقر و تناحت راضی شده مرا که عباس
پسر محمد بشوهری قبول کند از نو بایں عبادت برائے او صیغه
نکاح را جاری خواهم کرد۔

هرها کلاً از کلام راضی شدند که منکوحه شاه شوند بجهت اینکه
شاه جوان و خیل خوشگل بود۔ و دیگر هم هرهای این امر را مثل
شوخی و طرافت یک چیز می پنداشتند و هرگز بعقلشان
نمی رسید که شاه عباس۔ عباس پسر محمد بشود۔ آما از میان آنها
دو نفر دلبهر طرد که بخلاف رضاے خودشان بحرم خانہ شاه

۱۔ عدلین۔ دو عادل گواه	۲۔ چگونگی۔ کیفیت
۳۔ تقصیه۔ دانه۔ قصه	۴۔ کاغذ۔ عقد۔ نکاح نامه
۵۔ از نو۔ از سر نو	۶۔ خوشگل۔ خوب صورت

افتادہ بودند در غایت شرم و صدائے آہستہ عرض کردند
 " ما بمفاخرت منکوحہ شاہ بودن از بخت و درجہ خود مان
 کمال خوشنودی را داشتیم۔ حالا از این بخت محروم شدیم ہرگز
 عباس پسر محمد را شوہر کردن برائے ما گوارا نخواہد شد۔"

ہماں ساعت ہر دو مریض شدند۔ یکے از آہنا دختر گرجی
 بود۔ والی گرجستان بشاہ پیشکش فرستادہ بود۔ فردائے ہماں
 روز با پسر عموئے خود ہمہ جواہرات و طہو سات خود را برداشتہ
 بالاول زیاد مراجعت بوطن خود کرد۔ در گرجستان بہ تفصیل
 حال او باورینی کردند۔ ہچو فرض می نمودند کہ او گریختہ است و
 می خواستند کہ باز برگردانندش۔ اما نمی دانم چہ واقع شد کہ او
 را فراموش نمودند۔ و این دختر بچوان گرجی شوہر کردہ تا آخر
 عمر در گرجستان بسر برد۔

دلبرد دیگر دختر تاجرے از اہل قزوین بودہ نامزد جوان
 خوش روئے ہم داشتہ است۔ بہت خوشگلی و آلاہائے شاہ
 اسباب چیدہ از پدرش گرفتہ داخل حرم خانہ شاہ کردہ بودند
 کیفیت مذکور را وسیلہ وصول بہ آرزو ہائے خود پنداشتند بجانہ
 نہ منا خمت۔ فخر۔

پدرش برگشت و بنا مزد خودش رسید. نکاح سائر حرها مجدد^{۱۵}
 به عباس پسر محمد خوانده شد بخواجه باشی امر کرد که همه را پس
 ساعت برداشته بخانه معین و معهود^{۱۶} در سر کوچه ششمین قریب
 برود برساند و خود بدر بار شاهي مراجعت نماید. بعد عباس پسر
 محمد از حرم خانه بیرون آمده رفته رفته از چشمها نا پدید می شود
 و کان یوسف سراج سمت مشرق میدان مسجد شاه واقع
 بود. دو ساعت از ظهر گذشته یوسف سراج فریضه^{۱۷} ظهر را داده
 نشسته دست جلوس^{۱۸} که مشتری سفارش کرده بود باید همان روز
 به دست گرفته می دوخت که تمام کن. خلف^{۱۹} وعده نشود
 دو نفر از دوستانش پیش او نشسته به صحبت گوش میدادند
 از گرائی شهر شکایت میکرد. می گفت که مردمان بیچاره فقیر
 اسال^{۲۰} همگی از دست رفته مضطرب و پریشان شده اند و در
 آن سال که از خشک سالی به اکثر محصولات اطراف قزوین

۱۵ مجدد از میرزا ۱۶ معهود - مقرر

۱۷ فریضه ظهر - ظهر کی نماز فرض ۱۸ جلوس - نگام - باگ

۱۹ مشتری - خریدار ۲۰ خلف وعده - وعده خلا فی

۲۱ از دست رفته - بے اختیار بهو کرد

آبِ زسیدہ سوختہ عمل نکرده و ہمیں کیفیت باعث گرانی شدہ بود
یوسف سراج میگفت :- ”تعب دارم از این دولت کہ برائے
آب آوردن بہ قزوین ہزار قسم استقامت و قدرت دارد۔ آما
چنان در غفلت غنودہ است کہ اصلاً باین امر ملفت نشدہ
بحال رعیت در رونق پائے تخت خود تو جہ نمیکند۔“ در این حال
از سمت مغرب میدان گرد مثل ابر بلند شدہ یوسف سراج سوزن
بدست سرش را بالا کرد۔ وید کہ یک اثاثہ پیدا شدہ اصلاً بنحایتش
زبید کہ این اثاثہ و تدارک برائے او است۔ دوازده
نفر شاطر چاہک رخت در بر۔ کلاہ چہار گوشہ بر سر دہشت سر
آہنا دوازده بیرقدار۔ بیرق و علمائے شاہی بدوش گرفتہ دستہ
پیش خدمتان بایک مجمعے سر پوشیدہ بر سر یکے۔ دستہ فراش
ترکما بدست۔ عقب آہنا میرا خوراسپ ترکمانی دریدک زین

۱۰ اثاثہ و تدارک۔ ساز و سامان۔

۱۱ شاطر۔ شاہی گھوڑے کے آگے دوڑنے والا

۱۲ بیرقدار۔ علم بردار

۱۳ ترکما۔ ترک کہ بمعنی چوب

۱۴ میرا خور۔ اصل کا دار و غہ

۱۵ بدک۔ کوتاہ گھوڑا جس پر کوئی سوار نہ ہو۔

ایران جو اہر نشان در پشت اسپ درخت مرصع بہ سر آں زدہ
 سینہ بند مروارید بہ سینہ اش لبہ - د دعا باقی ز مرد بگردن آویختہ
 بعد از رہنما لآ باشتی - زماں خاں سردار وزیر ستونی مولانا جمال الدین
 و منعم باشتی با علما سائے کرام و سادات عظام و سایر اعیان و اثرات
 در باب منصب و یک دستہ پیادہ و یک دستہ سوارہ در کمال شکوہ
 و آزار غمی آمدند - چنانکہ دم دکان یوسف سراج رسیدند
 ہجلی ایستادند - لآ باشتی و سردار پیش آمدہ بہ یوسف سراج بخلیم
 کہ دند یوسف سراج بلند شدہ تو اضع مینود در کمال تعجب بعد
 گفتار آمدہ میگید -

”آستاد یوسف از تعذیرات قضا امر و شما پادشاہ ہستید
 تخت سلطنت ایران الآن از وجود شاہ عباس خالی است - مارا
 سرفراز و خوش بخت بکنید - بدر بار شاہی تشریف فرما بشوید کہ مجلس
 ہمایوں واقع گردد -“ اما یوسف سراج در کمالی حیرت از کیفیت
 بیخبر باوجود اینکہ حقیقت امر را پیش چشم خودے دید کہ تمام

لے ایران - گھوڑے کا ساز لے آرامی - اطمینان و سکون

لے دم دکان - دکان کے دروازے پر

لے تو اسع نمود - آداب بجالایا لے جلوس - تخت نشینی

ارکانِ دولت در جلو ایستاده و ملاّ باشتی کہ این حرفہا را می زند
از مردمانِ مینِ ایران حساب می شود و لے مطلب بمرتبہ غریب
و عجیب بود کہ ہرگز نمی توانست اعتبار کند۔ عاقبت ناچار بقام
جواب برآمدہ می گوید۔

”مخدوم من ملاّ باشتی ! من در ایران جناب شما را از مردمانِ
مین می پندارم۔ نمی دانم خدا کند وہ دیوانہ شدہ آید یا بنگ انداختہ
آید کہ این قبیل سخنان را متکلم شدہ بر روئے من زید۔ من
بابائے ہستم سراج فقیر۔ من کجا و تاج کجا ! واللہ نمی فهمم
حرکاتِ شما را بچہ محل کم مات و مستحیر ماندہ ام۔ توقع چاکراندہ دارم
کہ متعزّض بندہ نشوید۔“

بعد زماں خاں سردار جواب میدہد :-

”امروز شما قبلہ عالم و ماہمہ غلام و سگ آستان شما ہستیم
از شما توقع چاکراندہ نسبت بہ امثال ماہا دیگر مناسب نیست۔ شما
فرمایش خردانہ را شالیستہ آید کہ فرمایش بکنید۔ مانہ دیوانہ

۱۔ بنگ انداختہ آید۔ بھگ پی ہے۔

۲۔ بر روئے من زید۔ میری ہنسی اڑاؤ۔

۳۔ مات۔ حیران
۴۔ فرمایش خردانہ۔ شاہی حکم

اُٹھ کر ایم و نہ بنگ خورده ایم ہنکی با عقول سلیمہ و شوق سما میہ
ہستیم۔ انا تقدیر حضرت باری را تبدیل و تغیر نیست۔ امر در در
عمل ممالک ایران سلطنت شما مسلم است بنا بقول جناب
منجم ہاشمی بہ دربار شاہی تشریف فرما بشوید کہ جلوس ہایوں
واقع شود (بعد رو می کنند بہ پیش خدمتان) خلعت شاہانہ را بہ آوریہ
قبلہ عالم را بہو شاہانہ۔

پیش خدمتہا ^۱ٹھٹھے را کہ خلعت شاہانہ گذاشتہ شدہ بود دست
گرفتہ قدم پیش ہنادرہ داخل دکان مے شوند۔ ٹھٹھے را زمین گذاشتہ
شروع می کنند بکنن رختہائے کہنہ یوسف سراج و پوشانیدن خلعت
شاہانہ بر تن دے۔ مخالفت بجائے نمی رسید۔ یوسف سراج
در مقام تسلیم ایستادہ کہ عقلاً خواہش خود را بعمل بہ آورند۔
چوں لباس پوشیدن تمام شد۔ میر آخور اسب مَرصع رخت
را پیش کشید۔ یوسف سراج را سوار کردند۔ اٹاٹہ و دستگا ^۲ٹھ
بہ قرار سابق روانہ دربار شاہی گردیدہ قدم بہ قدم صدائے
”بروید۔ بروید۔“ فراشان میان کو چہا یہ عرش بریں بلند شد

۱۔ جمع۔ سینی۔ خوان ۲۔ مَرصع رخت۔ جڑاؤ سازو سامان

۳۔ دستگا۔ سازو سامان

تمام اہل قزوین ذکوراً و انثاءً۔ صغیراً و کبیراً دم پنجرہ بام پشت
 باہار فتنہ مشغول نظر رہ گریں۔ و بختِ عدم اطلاع از کیفیت
 ہنگی در جبرست بودند۔ در پست دربار شاہی فراشما یوسف سراج را
 از اسب پیادہ کردند۔ ملا باشی و زمان خاں سردار بازویش را
 گرفتہ با کمالی تعظیم بہ اطاقِ عمارت داخل کردند و بہ تخت
 سلطنت نشاندند۔ ارکان دولت۔ علما و سادات و اعیان دانش
 و اربابِ مناصب جلو اطاق صف کشیدہ دست بہ سینہ ایستادند
 ملا باشی دعا خواندہ تاج سلطنت را بہ سر یوسف سراج گذارد
 و شمیر را با کمر مرصع بکمرش بست۔ بازو بند ہائے جواہر را از بازویش
 آویخت۔ دلبوس مکمل را بہ دستش داد۔ باز دعا ئے خواندہ
 رو بخلق کردہ گفت۔ ”مبارک باد بگویند۔“ صدا ئے مبارک باد
 بہ آسمان بالا رفت۔ و از عمارت ہائے ہارگاہ عکس صدا تکرار یافت
 کہ ناگہانے شادیانہ کو بیدار گرفت۔ در آن اثنا از سرانے شاہی

۱ ذکوراً و انثاء۔ مرد و زن ۲ صغیراً و کبیراً۔ چھوٹے بڑے

۳ پنجرہ۔ کھڑکی ۴ در۔ دروازہ۔ پھانک

۵ کمر مرصع۔ جڑاؤ پیٹی یا کمر بند

۶ دلبوس مکمل۔ جڑاؤ گرز ۷ کہہ کرنا۔ نفاذ

پیش خدمت باشی با چند نفر پیش خدمت در جلوا و فرشتائے
 چند در بیرون اطاق مانند یوسف شاه در عالم حیرت به فکر
 پیچیده شده پس از لحظه رو به آقا مبارک کرده پرسید: "شما که هستید؟"
 آغا مبارک جواب داد: "ما چاکرانِ مخلصِ خواجگانِ حرمِ من بزرگ
 اینها و اینها همه تابعین و زیردستانِ من اند" بعد رو به پیش خدمتها
 کرده پرسید: "شما که هستید؟" عظیم بیگ پیش خدمت باشی جواب
 داد که ما از کراچی کین شما پیش خدمتها من رئیس و اینها مروض و
 "تابعانِ من هستند" یوسف شاه پرسید پس آنها یکدیگر در بیرون ایستاد
 اند که هستند. عظیم بیگ جواب داد که "آنها طائفه فراتر است
 که همیشه برائے خدمت کمر بسته اند" یوسف شاه فرمود: شما همه
 بیرون بروید. آغا مبارک از زیردستانِ شما هم بیرون بروند
 خودت بمان (همه غائب شدند)

یوسف شاه - آغا مبارک را پیش خود خوانده گفت: "از بشره شمای
 بیستم که باید آدم خوب باشی - ترا بخدا بمن بگو به بیستم باعث این نفیقه
 چیست؟" چون شما همیشه اندرون شاه عباس بوده اید ممکن نیست

له مروض - محکوم - زبردست

له ترا بخدا - تجھ کو خدا کی قسم

له بشره - صورت - چهره

کہ این تفسیہ معلوم شناسندہ باشد ؟

آغا مبارک ہم کہ ہمیشہ باید پشتِ درب اُطاقِ شاہِ عباس
برائے انجامِ خدمت حاضر بودہ باشد از وقایعِ دیروز گذشتہ
اطلاع تمام داشتہ از احوالات ہمہ ارکانِ مشورت خبر داشت و
واقعاً بیخلف آدمِ صاف صادق بود فکر کرد کہ در سوالِ قبلہ عالم
حقیقت را پہناں کردن جائز نیست۔ گذارش را از ابتدائاً انتہایہ یوسف شاہ
نقل نمود۔ یوسف شاہ باز پرسید "پس شاہِ عباس کجا است ؟"
جواب داد "کہ لباسِ گدائے کلبش شدہ ناپدید گردید معلوم
نیست کجا است۔"

یوسف شاہ مردِ عاقل و از کو اکب ہرگز ترس و واہمہ نہ داشت
مگر این ترقی غیر متعارف و حشت و خوفی بر قلب او انداختہ بود
با وجود این قبیل خیالات از سلطنتِ کنارہ کردن را بیخ چارہ
ندیدہ ناچار بہ اجرائے امور سلطنت تنہا در دادہ اقدام بہ کار
بادشاہی کرد ابتدا رَا سدیگ فراشِ ہاشمی را احضار نمودہ فرمودہ

۱۔ غیر متعارف۔ جس کا پہلے سے علم نہ ہو۔

۲۔ تنہا در دادن۔ راضی ہونا

۳۔ اقدام کردن۔ پیش قدمی کرنا

”کہ آلاں دوازده نفر فرآش ہمراہ خود برمی داری سے روی
آخوند صمد ملا باشتی و زماں خاں سردار و میرزا حسن و زیر و میرزا
سیحی مستوفی و میرزا صدر الدین میختم باشتی و مولانا جمال الدین راگرتہ
می بری بزدان ارکٹہ می اندازی برمی گردی می آئی انجام
فرمایش را بمن عرض میکنی (اس بیک سرفروہ آورده روانہ می شود)
بعد عظیم بیک خدمت باشتی را احضار کرده می فرماید کہ ”سفارشش
کن ہمائے من شام حاضر کنند کہ امروز پیرے خوردہ ام۔ پیش
خدمت باشتی عرض میکنم کہ سفارش کردہ ام آشپز ہائے شام
مشغول حاضر کردن طعام ہستند۔ شاہ فرمود کہ پس شما و خواجہ باشتی
بیامد۔ اطا قما و حرم خانہا را یکے یکے بمن نشان بدہید و معلوم کنید
کہ اطاق استراحت من کدام است۔ پیش خدمت باشتی و خواجہ باشتی
جلو شاہ افتادند۔ یکے یکے اطا قماے اندرون را نشان دادند و
طاق ادلی با فرشتہائے اوان مفروش و دیوار و سقفش با انکال گل
دگیاہ و مرغہائے عزیزہ منقوش شدہ بود۔ اطاق و یکی نیز ہم چنین

لے زندان ارک۔ قلعة کا قید خانہ

لے آشپز۔ بادچی

لے سفارش۔ حکم

لے اطاق استراحت۔ سونے کا کمرہ

لے شام۔ رات کا کھانا

فرشاد فرس و دیوارش بالتصویر پادشاہان گذشتہ و شاہزادگان نسل
صفویہ نقش بود۔ دیوار آطاق سیسی تماشائے پادشاہان سلسلہ ایران را
کشیدہ بود۔ در دیوار چہارمی صورت پہلوانان قدیم ایران و
دیوہائے مازندران کہ فردوسی نوشتہ است تصویر کردہ دیوہاربا
شاخ درم و جنگ کنایہ نمودہ بودند۔ دیوار آطاق پنجمی صورت
جنگہائے راکہ مابین شاہ اسمعیل صفویہ با ایرین اتفاق افتادہ
بود رقم زد کردہ بودند۔ در دیوار ہائے اطاق ہائے حرم خانہ
تکھائے پسر ہائے راکہ دستہ گلہا بدختر یا لوازٹیکر دند و دختر ہائے
راکہ برائے پسر یا پیا لہ میدادند نقاشی کردہ بودند۔ در ہر آطاق
رخت خواب حاضر بود۔ یوسف شاہ یکے از اطاق ہائے حرم خانہ را
برائے استراحت خود مقرر فرمودہ از خواجہ ہاشمی پرسید کہ آطاق
زینت چرہا کد ام است۔ خواجہ ہاشمی عرض کرد کہ آں آطاق
بالائی است اما درش قفل است۔ کلیدش پیش آقا حسن صندوق دار
است۔ بفرمایش شاہ پیش خدمت ہاشمی ہماں ساعت صندوق دار
را حاضر کردہ در ب آطاق زینت را باز کردند و بہ شاہ نشان

۱۵ تماشائے تصویر ۱۶ تواضع میکردند۔ پیش کرتے تھے

۱۷ آطاق زینت۔ عورتوں کے زیور اور کپڑوں کا لمہ

دادند۔ اُطاق بزرگے بود از ہر طرف صندوقے چیدہ شدہ در
صندوقہ را برداشتند۔ زیور و زینتہائے عجیب و غریب بہ شاہ
نشان دادند۔ از آن جملہ شاہائے گراہنہائے کشمیری لباسہائے
لطیف زنانہ دپارچہ ہائے پاکیزہ ابریشمی۔ گلہا و گدشوار ہا و انگشتر
ہائے خواہر و گردن بند ہائے مردار پید عتاز۔

یوسف شاہ سہ دختر داشت۔ بزرگش چہار دہ۔ وسطی دوا دہ
و کوچکے ہشت۔ سالہ بودند۔ و دوتا پسر داشت شش سالہ
و چہار سالہ۔ برائے ہر یکے از دختر با یک گل و دو گدشوارہ۔ یک
انگشتر۔ یک گردن بند و یک دست لباس و یک شال
رضائی و برائے زنش یک شال رضائی و یک دست لباس
سجوا کردہ بخواہہ باشی تعلیم نمودہ فرمودہ کہ اینہا را می بری در
کوچہ دینی قزاق خانہ قدیمی من۔ بزین من میرسانی۔ میگوئی
کہ از بابت من اندیشہ داشتہ باشند۔ فردا پسر ہائے مرا بحضور
من روانہ کند۔ آقا مبارک اشیا را بہ دو نفر فرستادہ

۱۵ گدشوارہ۔ بند
۱۵ گردن بند۔ گلو بند۔ مالا

۱۵ دست۔ ۶ عدد کارت

۱۵ سوا کردہ۔ منتخب کردہ۔ علیحدہ کریئے۔

برداشتند رفتند۔ آفتاب غروب کرد۔ شاہ سبب تکلیف پیش خدمت باشی بہ اُطّاقِ اولیٰ مراجعت نمود۔ وید شمعہ ان ہائے طلّٰی روشن کردہ سفرۂ شاہانہ گسترہ شدہ است۔ اول وضو گرفتہ نماز شام و خفتن را ادا کرد۔ بعد سر سفرہ نشست۔ پیش خدمتہا طعام ہائے رنگارنگ حاضر کردند۔ شاہ خورد۔ سیر شد۔ سفرہ را برداشتند۔ آفتابہ لگن آوردند۔ شاہ دستِ شست ہتھوہ آوردند خورد۔ قلیان دادم کشید۔ در این حال فراش باشی داخل و انجام فرمایش شاہ را عرض کرد۔ شاہ فرمود: ”بسیار خوب مرخصی برو۔“

بعد آغا مبارک برگشتہ رسانیدن اشیا را عرض نمود گفت ”زن و دختر ہائے شاہ از تحفہ مرسلہ نہایت دہد کردند از بابت شما اندیشہ نہ داشتند۔ دے ازین قضیہ غیر مترقبہ بسیار

۱ سفرہ۔ دسترخوان۔ اس لفظ میں ہمیشہ سین پر زبر پڑھا جاتا ہے۔

۲ نماز شام۔ نماز مغرب۔ نماز خفتن۔ نماز عشاء شیعہ لوگ ان دونوں نمازوں کو ایک ساتھ مغرب کے وقت پڑھتے ہیں۔

۳ قلیان۔ حقہ
 ۴ تحفہ مرسلہ۔ بھیجے ہوئے تحفے
 ۵ غیر مترقبہ۔ خلاف اُمید۔

دل خوشی و شادی داشتند۔ از غایت خوش حالی در می جستند
می رقصیدند شاہ از طرف زن و فرزند خاطر جمع شد۔ از خواہہ باشی
و پیش خدمت باشی پارہٴ احوالات می پرسید۔ ساعت چہار شد برخواست
بخواہگاہ خرامید۔ رخت خواب انداختند بہ پیش خدمت باشی فرمود
کہ بموکلین قراول^۱ ہمسار^۲۔ موافق قرار سابق در ہر جا قراول بگذارند
اجد بہ رخت خواب رفتہ خوابید۔ پیش خدمت باشی و خواہہ باشی ہر
یک مقام خود رفتند۔ فرداے آن روز یوسف شاہ بہ اطاق سلام
تشریف آورد۔ ملا رمضان و قربان بیگ و میرزا جلیل و میرزا
ذکی را کہ از دوستانش بودند و وثوق کامل در ہر خصوص
برآہن داشت احضار فرمود۔ منصب ملا باشی گری را بہ ملا
رمضان داد۔ سرداری را بہ قربان بیگ محول نمود۔ بالقب خانہ

۱ پارہٴ احوالات۔ کچھ حالات

۲ ساعت چہار سے مراد ہے رات کے دس بجے جس وقت ہندوستان میں شام کے
چھ بجتے ہیں۔ ایران میں بارہ بجتے ہیں۔ اس لئے یہاں دس بجے کی وقت وہاں چار بجیں گے۔

۳ موکلین۔ ذمہ داران سر

۴ قراول۔ چوکیدار۔

۵ ہمسار۔ حکم دے

۶ اطاق سلام۔ دربار عام کا کمرہ۔

۷ خصوص۔ ہر معاملہ

۸ محول نمود۔ سپرد کیا۔

زارت را بہ میرزا جلیل پسر۔ لقب مستوفی گری را بہ میرزا ذکی
بخشد۔ منصب مختم باشی گری را بالمرہ گذارد کہ ایں منصب
بجز ہنر ہر اسے دولت و ملت منفعے ندارد فرمود :-

بہمائے ولایت و حکام اعلام نامہ و حکم موکدہ بفرستند کہ بعد
از ایں ہرگز بدون تجویز شرع شریف مسلمان را بہ مورد مواخذہ
نیاورند محض ہوا سے نفس کسی را جرمہ نکلند۔ از حکم بہ قتل و گوش
و دماغ کردن و چشم کشدن احتراز نمایند۔ و علاوہ بر حکام اعلام
جاسوسان معتد معین کردند۔ ہر دواز احوال ولایت و حوالج
خلق خبردار شدہ بفرض برسانند۔ یوسف شاہ جاسوساں را بحضور
خواستہ گفت کہ از جانب من بہ حکام ولایت اعلام می کنید از خدا
بترسند بکار ہا سے ناحق فتوے مذہبہ نکند۔ خلق را نچا پندہ

۱۔ مستوفی گری۔ سکرٹری کا عہدہ

۲۔ بالمرہ۔ یک قلم۔ سرے سے ۳۔ متروک گذارد۔ سو قوت کر دیا۔

۴۔ اعلام نامہ۔ اطلاع نامہ ۵۔ موکدہ۔ تاکید می

۶۔ مورد مواخذہ نیاورند گرفت و باز پرس نہ کریں۔

۷۔ گوش و دماغ کردن۔ کان اور ناک کا ٹٹنا۔

۸۔ نچا پندہ۔ نہ لایٹیں۔

مالِ شال را بینها بزنند۔ رشوت نگیرند۔ یقین بدانند کہ این نوع حرکت عاقبت باعث بدبختی و ہلاکت آنها خواهد شد مگر شاہدہ کردہ اند کہ ہر کہ باین نوع رفتار دولت جمع کردہ آخر سر خود را دادہ اند و یا بحال بدبختی و ذلت و مسکنت^{۱۵} دوچار شدہ اند در ایران ہرگز دولت ہائے کہ باین قسم جمع شدہ است ہیچ وقت ہمائے ہیچ خانہ آئے و دوام و ثبات نکرده است۔ ایں ہمہ گزور کردہ دولت جعفر خاں و امغانی کو ؟ اغنام^{۱۶} و احشام سلیم خاں فراگز و کجارت ؟ املاک میرزا تقی شیرازی چہ شد ؟ پادشاہان ایران ہمیشہ وقتے دیدند کہ ہر کس از صاحب منصبها پول زیادہی جمع کردہ است بدولتے رسیدہ است۔ میدانند مال رعیت و لاکر است کہ بینما و رشوت برودہ است ہماں ساعت بہ ہمانہ ادا بمقام مواخذہ کشیدہ ہر چہ داشتہ است از دستش می گیرند و خودش را می کشند و یا بذلت و مسکنت می اندازند۔ ایں حالت حکام دلائیات^{۱۷} ما بسیار شبیہ است بہ زوالو^{۱۸} ہائے کہ خونے مکیدہ^{۱۹}

۱۵ ینما۔ لوٹ ۱۶ اغنام۔ لوٹ کا مال ۱۷ دلائیات۔ قریب کتب انت میں زلو ہے معلوم ہوتا ہے فارسی جدید میں لاف کا افسانہ لگایا کہ ۱۸ زوالو۔ چونکہ قدیم کتب انت میں زلو ہے معلوم ہوتا ہے فارسی جدید میں لاف کا افسانہ لگایا کہ ۱۹ مکیدن۔ چوسنا۔

۱۵ ینما۔ لوٹ ۱۶ اغنام۔ لوٹ کا مال

۱۷ دلائیات۔ قریب کتب انت میں زلو ہے معلوم ہوتا ہے فارسی جدید میں لاف کا افسانہ لگایا کہ ۱۸ زوالو۔ چونکہ قدیم کتب انت میں زلو ہے معلوم ہوتا ہے فارسی جدید میں لاف کا افسانہ لگایا کہ ۱۹ مکیدن۔ چوسنا۔

عقد شدہ دہکلفت شدہ باشند۔ صاحبِ زلموں ہمارا گرفتہ فشارے
 بد بد کہ ہمہ آں خونہا راستے کنند۔ یعنی ہمیں ہمت میرند و بعضے
 بہ ضعف و نقاہت بسر فرمایند۔ فاما اگر حکام نیک نفس و بہ روزی
 حلال خود قانع باشند ہمیشہ در درجہ خود باقی و در نظر خلق معزز و
 محترم و در پیش پادشاہ کرم خواهند بود۔ و روز بروز ترقی آہنا
 اندوید ایم خواہد کرد۔ بعد از تلقین این حرفہا جو سان را مخرج
 نمود۔ دوبارہ فرمود مبلغ باج و خراج را تا بمقدار مقتدرہ تخفیف
 بدہند و امر کرد در ہم جا را ہ ہا را تعمیر کنند و در منازل و مکانات
 لازمہ پلہا و کسک و اسرا ہا بسازند و در ہر ولایت شفاخانہا بنائند
 و در سہا یاز نمایند۔ و جاہائے بے آب آب در میادند زنان
 بیوہ۔ ایام شمل کہ و کور ہا را اعانت و حمایت لازم دانند و در
 ولایت باہر بے شرو پا خود سرانہ خود را بہ سلک علما داخل کنند
 و در این خصوص از ملّا باشتی اجارہ بگیرند۔ و صنف علما در ہر جا
 زیادہ بر مقدار کفایت حاجت خلق و خیل عمل نشوند۔ و برائے

لہ گندہ دہکلفت۔ و دوان کے معنی موٹا

لہ مقدار معتدلہ۔ مناسب مقدار لہ ایام جمع یتیم
 لہ شمل۔ ایام جمع لہ بے سرو پا۔ ذلیل و کینہ

ہمہ علماء بقدر کفایت گذرانِ آنها از خزینہ عامرہ و ذلیفہ قرارداد
 کہ ذلیفہ دولت را خورده بہ سلطنت بخت پیدا کرده ارباب
 مناصب دولت و نوکران خدمت شاہی را اہل ظلمہ خطاب کنند
 و امر مراۃ را کہ از عمدہ لازم سلطنت است از دست علماء
 گرفتہ بہ صلحائے ارباب مناصب و اگذار کرد کہ ملت از بابت مراۃ
 خود را محتاج علماء نہ پندارند۔ ہمیں قدر آنها را مرجع بدانند تا از
 سلطنت دور نہ آفتند۔ و فرمود وجوہ برادر ہر ملک بہ چہار نفر از مہلّی منتقل
 شدہ بفقرائے ولایت از روئے دفتر صرف بشود و حساب آن را بدیوان
 ہمایوں بنامند۔ تا بعضی از آنها از وجوہ بد بہر یاب و بعضی دیگر
 محروم نہانند۔ و دیگر فرمود کہ خمس و مالِ امام را نہ ہند تا اولاد
 رسول (علیہ الصلوٰۃ والسلام) از ذلت سوال آزادی یابد۔ مثل سائر
 مردم بکسب خود دجہ میشت تحصیل کنند و راہیں خصوص علمائے
 معتبر برائے یوسف شاہ از کتب نفقہ فتوایا استخراج کردہ نشان
 دادند۔ بہ ولایات اعلام نامہ فرستاد کہ کسے من بجد جرات پیشکش

۱۰ کفایت ضرورت پورا کرنا
 ۱۱ مراۃ۔ عدالت
 ۱۲ وجوہ بر۔ خیرات و صدقہ کاروبار
 ۱۳ دیوان ہمایوں۔ شاہی کچہری
 ۱۴ استخراج۔ نکالنا
 ۱۵ من بعد۔ بعد ازاں۔ اس کے بعد

پائے انداز برائے شاہ دامنائے دولت و چاکران درگاہ نداشتہ
 باشند و هیچ کس بواسطہ پیشکش تمنائے حکومت نہ نماید مگر حسن خدمت
 و اخلاص و ارادت را و سائل تحصیل این مطلب بدانند و مالیات
 دیوان در ہر ولایت بخوبی اشخاص این و بہ اسم خزینہ دار آنجا
 بماند و مصارف سلطنت از روئے دفتر تعیین یافتہ در اوقات
 لازمہ بخرینہ ہما سجا حوالہ بدہند و رعایا بالکل از حوالہ جات
 مصارف آسودہ حال بمانند و دیگر برائے از دیا و داخل سلطنت
 قرار گذارد کہ تجار و بیگ زادگان و خان زادگان و شہزادگان حتی
 علماء و سادات و سایر اصناف خلق از داخل املاک در شہر ہادہ
 یک و در دہات از میت یک برائے خزینہ کار سازی نمایند و بموجب
 اہل قشون و سایر خدمتگاران اصلاً لا وصول نمایند کہ نقص سلطنت
 است بلکہ ہمیشہ از خزائن ولایات بلاتماخیر بھرجائی شود و از

۱۰ پائے انداز بدیہ نذرانہ

۱۱ آسنا۔ امین کی جمع

۱۲ مالیات دیوان۔ سرکاری روپیہ

۱۳ داخل آمدنیاں ۱۴ وہ یک۔ دسواں ہفتہ ۱۵

۱۶ اہل قشون۔ لشکر والے۔ سپاہی وغیرہ

قیمت ملا کے بیع و شراعی شود تو مانے بیج شاہی موضوع ۵۲
 برائے منافع و داخل خزینہ تسلیم خزانہ دار شود۔ قاعدہ بیع و
 شرط متردک گردد کہ صاحبان تنخواہ برائے وجود و معمولی این
 قاعدہ برہنہ گرفتہ و قرض دادن میل نمودہ ارباب خوانج
 مضطر و معطل میگذارند کہ ملک و مال آہنہ را بقیمت نازل بیع
 و شرط کنند باین امید کہ ارباب خوانج سر وعدہ از استرداد
 مال دالاک عاجز خواهند ماند۔

چوں یوسف شاہ میدانست کہ میرا خور فضل تابستان بہ
 بہانہ چرایئے اسپان شاہی بیلاقی رفتہ بردمان حول و حوش اذیت
 ۱۵ بیع - بیہنا - شرا - خریدنا۔

۲۵ تومان - ایران کا چاندی کا سکہ تقریباً ساڑھے چار روپیہ قیمت کا۔
 ۳۵ شاہی - ایران کا تاجنہ کا سکہ جس کی قیمت ہندوستان کے پیسہ سے دیاؤٹی کی
 ۴۵ موضوع شود - لیا جائے - الگ رکھا جائے مراد یہ ہے کہ ہر تومان میں سے پانچ شاہی
 خزانہ میں داخل کرنے کے لئے نکال لیا جائے۔

۵۵ نازل کم آتری ہوئی - گری ہوئی ۵۵ استرداد - واپس لینا

۶۵ بیلاقی - سرد مقام جہاں موسم گرما برکھیا جائے۔

۷۵ حول و حوش - اطراف و اضلاع۔

زیادہ دجنائے بے اندازہ می رسا بندہ آہنا راحی چاہیہ مال و مال
شاں را لینا می کرد۔

امیر تو پخانہ موا جب جمع تو پچیاں را از خزینہ بر میداشت
دینارے بہ بیج کدام آہنا نمیداد۔

خزینہ دار میان پول پادشاہ پوہمائے قلب زیاد داخل کردہ
بمردم می داد

بیگز بیگز قزوین رشوت خوار بود

داروغہ برائے انجام کار فقرادر مقابل اغیارود۔

ایستی داشت

دکد خدا ہا کو چہ ہائے قزوین را نا تمیز نگہ می داشتند۔ ہمہ
آہنا را معزول کردہ بجائے آہنا مردمان معزول شایستہ تعیین فرمود

انوندہ صمدلاً باشی در زندان ارک از زندان بان شنید کہ منصب او
را بہ ہم چشم اولاد رمضان دادہ اند فجائے غفہ مرگ شد۔ یہوسف شاہ

۱۵ نمی چاہید۔ دھوکا دینا ٹوٹا تھا ۱۵ پوہمائے قلب بھوٹے سکے۔

۱۶ بیگز بیگز شہر کا سب سے بڑا حاکم

۱۷ نا تمیز نامات ۱۷ ہم چشم۔ ہمسرہ ہمسر

۱۸ فجائے۔ ناگہاں۔ یکایک

باز امر فرمود کہ کوچہ ہائے قزوین را کشاد کنند و در میان کوچہ ہر جا
چاہے ظاہر است پویشانند کہ آیند و روند محفوظ باشند۔ و برائے
استماع عرض و داد مردم و رسید گئے آنہا قرار و قاعدہ گذارد۔ فرمود
کہ بہ فقراے قزوین از انبار ہائے بادشاہی گندم بدہند و مجلس
مشورتی برپا کردہ از مردمان صاحب وقوف و مفتی ہائے ماہر جمع
شدہ برائے آب آوردن بہ شہر قزوین گفتگو و کنکاش بعمل آوردہ
دستور العمل و تدبیر مجلس را تحریراً بلحاظ بگذرانند۔ در آں اوان
بعضی از طائفہ غالاند در قریب خلیج فارس در محلے مسکنی گرفتہ بودند
ہماں روز ہا از جانب آنہا ایلمچی با عملہ خود وارد قزوین شدہ کہ
با دولت ایران برائے تجارت طرفین شروط طے بستہ شود۔ ایلمچی را
با عملہ اش بجنور یوسف شاہ آوردند۔ از نوازشات شایستہ و عقل
و فراست و قاعدہ ہمانداری او برائے ایلمچی و عملہ اش وجد و سرور

۱۴ آیند و روند۔ آید۔ گان و روندگان

۱۵ استماع۔ سنا۔

۱۶ مفتی۔ نہ کہو دے والا۔ یعنی آبپاشی کے فن کا ماہر۔

۱۷ بلحاظ گذارند۔ ملاحظہ کے لئے پیش کریں۔

۱۸ غالاند۔ ہالینڈ
۱۹ وجد و سرور۔ راحت و شادمانی

حاصل آمدہ بجلی نایل مرام با تحف و ہدایا مرخص و در کمال رضامندی
معاودت نمودند۔

یک ہفتہ از جلوس یوسف شاہ گذشت ہر روز از حسرت اعمال
و عدالت اطوار ادالواع و اقسام علامت خیر یہ بہ مردم ظاہر می شد
برائے اہل ان ایام فیروزی و انبساط و آواہن سعادت و اقبال رو
داد۔ لیکن چہ فائدہ بنی نوع بشر در بیچ وقت بہ روز خوب دوام
نمی کند۔ گر پدر ماں آدم و مادر ماں حوا را در بہشت چہ کم و
کسرے بود کہ باز خلافت احر خدا را کردند۔ و از بہشت رانده
شدند۔ انسان ہمیں است۔

اہل قزدین کہ روز شہنائے آدم را در دروازہ قلعہ
آویزاں نہ بدیدند۔ و در میدان شاہ آدم کشتن۔ و ارکشتن۔ چشم
در آوردن و گوش و دماغ کردن میر غصب را تماشا نمودند این
کیفیت بر آہنا چلے غریب آمدہ۔ اول گفتند۔ "پیدا است کہ ابی پادشاہ
تا زہ بسیار رجم دل و برد بار است بعد بہ حلم و رحم او بخشا دارد
۱۔ نایل مرام۔ مقتدیں کامیاب ۲۔ چہ کم و کسرے بود کیا کی اور کسرتی۔
۳۔ شہنائے آدم۔ کمال کھنچی ہوئی لائین
۴۔ میر غصب۔ جنازہ۔

کردند و این حرکت را پستی رائے و ضعف نفس و حمل
 نمودند۔ علاوہ برائے باز ہزار گو نہ عیوب از برائے یوسف شاہ پیدا
 کردند۔ مختصر کلام در تحت امیر این قسم پادشاہ صاحب رحم زندگانی
 کردن در نہایت در جہلال افزا شاہدہ افتادہ امنائے مفلول
 این نیست مردم را استیلا کردند غنیمت دانستہ فرہشت فوت کردند
 بخیاں شورش و طغیان افتادند و بزدلی و قزوین شورش عظیم
 برپا شد۔ اولین سبب شورش میر آخور معزول بود کہ در کوچہ
 بہ خزینہ دار کہنہ راست شدہ بادے ہمراہی کردہ پرسید ترا بخدا!
 میرزا حبیب بگو بہ بینم مردم در حق پادشاہ تازہ ماچہ می گویند
 میرزا حبیب گفت مردم پادشاہ تازہ را خوش ندارند اوقات
 شاہ تلخ است۔ سست رائے و بیکارہ اش پنداشتہ اند
 میر آخور۔ واللہ میرزا حبیب عقل مردم از ما زیادہ تراست میگویند
 ترا بخدا! این چہ احمق بود کہ ما کردیم۔ یک نفر سراج بے رتبہ
 را آوردیم برائے خود ماں پادشاہ ساختیم۔ بلا بسر خود باز نمودیم

۱۵ در تحت امر۔ زیر حکومت

۱۶ امنائے معزول۔ نوکری سے برطرف کئے ہوئے سردار
 ۱۷ استیلا۔ نتیجہ نکالنا۔ حاصل کرنا ۱۸ فوت نکردند۔ ضائع کیا۔

عوض خدمت منصب ماں را از دست ماں گرفت۔ آلائش در بیان
ولایت بقدر سگبازاری آبرو نداریم واللہ کہ بچہ رسوائی نہ کی تھی
کہ ما کر دیم۔

خزینہ دار۔ مگر ما پادشاہش کر دیم ؟ شاہ عباس چہ فرمود ؟
چارہ داشتیم دیگر ؟

نیر آخور۔ خوب شاہ عباس اس وقت پادشاہ و حکمران
روان بود۔ حالاکہ شاہ عباس نیست۔ ادا چہ مانع است کہ میں
طعون بجے دین را کہ سگو بند تماشائی در بیستم بہم بست از تخت پائین
نہ اندازیم تلفش نہ کنیم ؟ بعد از ان از انصاریہ یک شہزادہ را
بہ تخت بنشانیم کہ بارہ بنجا بہت سزاوارتت و تاج بود پادشاہ
خزینہ دار بسیار خوب حرف میزدی۔ در این خصوص من بالآخر
موافقت خواہم کرد اما مادہ و نفراز دستاں چہ برمی آید بہ ہم
تجدد امیر تو پختہ رائے ادا نہز بداییم آخر آن ہم منسوب ماور

لہ الآن۔ اس وقت

تہ نہ سخی نہ بیستہ ہو کہ مرے۔ کہ بعد انسان کی دور کہ ہم سے
دوسرے جسم میں پہنی آتی ہے۔ آداگون کو ماتہ والا
لے بنا جو بہت شرفت کہ سب سے لے لے اس خصوص۔ اس سوائے ہیں۔

معزولین است رہرو میروند منزل تو پخانہ امیر تو پخانہ از رفتن
 آہنا خیلے خوشحال شدہ در کمال شوق حرف آہنا را گوش داد ہنگامی در
 باب شورش بہ آہنا متفق می شود۔ میگوید کہ این کا بیلے رضا ہے
 باقر خاں سرکردہ سوار ہائے چنگین صورت پذیر نمی شود
 امیر تو پخانہ۔ باقر خاں با من دوست یگانہ است من گردن
 میگرم کہ اورا دریں عمل با خود ماں بیگم کنم۔ حی گویش قضیہ کہ در
 ایام سلطنت امیر یوسف شاہ بے دین بہ سرا آمدہ است آخر
 بہ سر تو ہم خواہد آمد۔ پیش از وقت علا جش را باید کرد۔ یقین
 دارم کہ این حرف بہ ادا اثر خواہد کرد۔ چونکہ دیدہ و در سلام عام
 شاہ بہ دسے غضبناک شدہ سرزنش نمودہ است کہ شراب خوردہ
 است برائے نماز خواندن بہ مسجد رفتہ است۔ اگر باقر خاں با من
 امر راضی بشود سرکردہ پیادہا فرج خاں نیز راضی خواہد شد چون
 فرج خاں پسر عمود داماد باقر خاں است در پیچ کا سہ مخالفت
 ادرا نمی کند۔ اما شہا بر خیز۔ بروید پیش بیگلر بگی تدیم

۱۵ صورت پذیر۔ واقع۔ ممکن

۱۶ گردن میگرم۔ میں ذمہ دار ہوں

۱۷ بیگم کنم۔ متفق کر لوں گا سلام عام۔ در بارہ عام

اقرمین اور انیز راضی کردہ گردنش بگزارید کہ داروغہ و کدخدائے
ممنول را خواستہ در این خصوص گفتگو نمودہ رائے آہن را نیز
بدست بیاورد۔

مقتنین از ہمدگر جدا می شوند۔ ہر یکے میردند کارے صورت
بدہند۔ مطلب خیلے زودتر حاصل آمد در مدت سہ چار روز
ہمہ منتخب شدہ ہا معلوم شدند و ہنگی میل شورش و آمادہ غوغا
گردید۔ قرار گہ گزارند کہ روز شنبہ صبح سرائے پادشاہی را احاطہ
نمایند و داخل اندرون شدہ یوسف شاہ را از روئے تخت
بزمین افگندہ ہلاک کش کنند۔ بعد برائے خودشان از سلسلہ صفویہ
یک پادشاہ تازہ بگمارند۔

وقت صبح ہماں روز مقررہ کہ ہنوز در سرائے پادشاہی
کشودہ نشدہ بود سوارہ و پیادہ زیاد می ہمہ کمل و مسلح اطراف
آں را احاطہ کردند۔ یوسف شاہ از کیفیت خبردار شدہ فہود کہ
در بار ابا زکند۔ یوسف شاہ ابن حرکات ناماسب را

۱ گردنش بگزارید۔ اس کو ذبحہ دار کردہ

۲ بدست بیاورد۔ حاصل کرے

۳ مقتنین۔ فتنہ پیدا کرنے والے
۴ قرار گزارند۔ طے کر لیا۔

از مَلّا باشی سابق۔ در ماں خاں سردار۔ وزیر و مستوفی قدیم۔ و
 منجم باشی و مولانا جمال الدین کہ اشخاص صاحب قدرت و لشکر
 بدخواہ ادب و دندر منظور ^۱ می نمود۔ بنا بر آں در ابتداء جلسہ از
 راہ احتیاط لازم دانستہ آہن را بہ جُلس انداخت۔ اما در ^۲ ہنگامہ از
 جائے دیگر باز شد۔ در این حال ہوا خواہان یوسف شاہ خبردار
 شدہ و با کثرت از دحام آناً فاناً بہ سرائے شاہی رو آوردند
 مقابل یقینن ایستادہ آغاز نصیحت و وعظ نمودند کہ این حرکتها
 را سوختن نمایند۔ فائدہ نداد کار از صلاح و ہدایا گذشت بہ
 جنگ و جدال آغاز کردند۔ قیامت قیام شد۔ طرفین از سر و جان
 مضائقہ نمودند کار از تیر اندازی گذشت۔ دست بہ شمشیر و خنجر
 کردہ بیکدیگر حملہ نمودند۔ خون بجائے آب رواں گردید۔ سہ
 ساعت و نیم در کمال شدت مجادلہ و مقابلہ طویل کشید۔ قریب
 شش ہزار نفر از طرفین ہلاک و زخمی شد۔ عاقبت آنا یضعف
 و انکسار طرف خواہان یوسف شاہ مشاہدہ گردید۔ چوں خسلق

^۱ منظور می نمود۔ دیکھتا تھا ^۲ ہنگامہ۔ ہلاکت

^۳ آناً فاناً۔ فوراً غٹھوڑی سی دیر میں

^۴ مجادلہ۔ جنگ و جدال

ناشناس پے در پے از شہر بیروں آمدہ بدستہ مفتین۔ جمع آورہ
 بہ کثرت وقوت آہنا باعث می شدند بنا بر آں ہوا خواہان یوسف شاہ
 شکست پیدا کردہ ہر کسے ہوسے سراز معرکہ کنار کشیدند جان بہ
 سلامت و بر دند مفتین ہجوم آوردہ و بر سر اسے شاہی ریشکند
 داخل شدہ یوسف شاہ را ہر چہ جتن پیدا نکردند۔ یوسف شاہ
 مفقود الاثر شد۔ بعضے گفتند در وقت جنگ میان ہوا خواہان
 خود رفتہ با حضور خود آہنا را بہ جنگ دیر میگرد۔ در آہنا
 جنگ متحول شدہ بعضے گفتند یہاں شدہ از میان بیرون۔ نہ
 گریخت خلاصہ در میان مقتولین نفس اور پیدا گشت فاما بعد از
 آں دیگر کسے اورا در جائے نشان نداد۔ مفتین سر اسے شاہی
 را غارت کردند و آہنا بہ بازار ریختند۔ و سلاکین و کاروان اسے
 بیغارت۔ و از آہنا ہم بیروں آمدہ کو چہاے یہود و مسیحی
 کشند گفتند۔ خانہ ہمہ را داغون و تاراج کردند۔ انواع انواع
 شرارت و حرکت بلے اندازہ بعل آوردند و آفتاب غروب کرد
 ہر کسے بخاند منزل خود مراجعت نمود۔ شورش و غوغا ساکت
 شد مفقود الاثر بلے نشان۔ بے پتہ۔

تلہ ریختہ۔ حذیک
 تلہ داغون۔ غارت۔ تباہ

شد۔ فردائے آں روز رسائے شورش از یزدانہ ارک شاد
 زبان خان سردار۔ میرزا محسن وزیر۔ میرزا یحییٰ مستوفی۔ مولانا
 جمال الدین و منجم باشی را از جلس بیروں آوردند۔ گذارش را
 نقل کردند۔ پرسیدند۔ اکنون از نسل صفویہ کدام شہزادہ را از قاف
 تخت و تاج می بینید۔ مولانا جمال الدین گفت کہ شمار چند ابوبکر
 بہ ہشتم امروز چندم ماہ است۔ میرزا غور گفت۔ امروز شانزدہ روز
 از عید نوروز گذشتہ است۔ مولانا اظہار بٹا شت کردہ گفت دیگر
 غم مخورید۔ شورش ہماں روز واقع شد است۔ معلوم است آفت
 گذشتہ است۔ بیچ کدام از شاہزادگان صفویہ شایستہ پادشاہی
 نیست ہمہ کم ریش و کوراند۔ بعضے را شاہ اسماعیل ثانی کور کردہ
 است۔ و بعضے را شاہ عباس خودش کور کردہ آہنہ دیگر بکار نمی خورد
 و بہ ضرر مانعی آیند۔ پادشاہ مابا شاہ عباس است۔ میرزا غور
 گفت کہ ما بہ پادشاہیے او خوشنودیم۔ دور او بہ ہمہ ما بسیار
 خوش میگوشت چہ فائدہ چہ کنیم او از تخت و تاج دست کشیدہ
 از چشمہا بہناں است۔ حالاً ہم کنی دایم کجا است مولانا خندید

۱۔ کم ریش۔ نو عمر۔ نابالغ
 ۲۔ بکار نمی خورد۔ کسی کام کے نہیں ہیں۔

گفت کہ از تخت و تاج دست کشیدن او سبب داشت. اینک
 آن سبب رفع شدہ است. ما خود ماں مید اینیم کجا پہناں است
 می رویم می آریم باز بہ عمارت خودش میرسانیم ہنگی بہ خواستہ آمد
 بہ خانہ کہ عباس پہناں بود اورا از آنجا بیرون آوردہ بہ سرائے
 شاہی رسانیدند۔ مثل اول مالک تخت و تاج گردید کار و کار ہا بہ
 ترتیب سابق صورت گرفت کہ گویا هیچ حادثہ واقع نشدہ بود

مصنف گوید

تعجب دارم از حماقتِ این کواکب کہ فریبِ اہلِ ایران را
 خوردند و ندانستند کہ یوسف سراج شاہ ایران بنود۔ ایرانی او را
 بادشاہ مصنوعی نمود و جیلہ کردہ بودند۔ بچہ سادگی و گول خوردن خیلے
 عجب بود۔ کواکب بہ اہل ایران تابیدہ شدند و شاہ عباس را کنار
 گذارند و یوسف سراج بیچارہ بے تقصیر را بدبخت گردند و بعد ہم
 چہل سال سراسر بہ سفاکی و جباری او بے اعتنائی نظر شدند و فی علالت

لے قر سابق۔ پہلی حالت

لے سہ۔ دومی۔ خونی زخمی

لے سہ۔ تہ۔ بے نقاب ہوا ہو کر

لے سہ۔ تہ۔ بے نقاب ہوا ہو کر

لے سہ۔ تہ۔ بے نقاب ہوا ہو کر

جباریئے شاہ عباس ابن بود کہ یک پسر خود را بکشت و دو نفر دیگرش را کور کرد۔ پسر دیگر ہم نہ داشت نوہ او وارث او گشت اما کو اکب ہم جائے مذمت نیست۔ کو اکب را با شخص شاہ عباس عداوتے بنودہ۔ بہ آہنالا رزم افتادہ بودہ کہ پانزدہ روز از عید نوروز گذشتہ از تخت سلطنت ایران شخصے را پائیں آوردہ بدبخت کنند در آن وقت در سر تخت سلطنت ایران یوسف سراج نشستہ بود نہاں آن کو اکب او را پائیں انداختہ بدبخت کردند۔ ہرگز بخیاں کو اکب خطورہ نیکرد کہ اہل ایران آہنارا نقش زدہ خواہند تاباید۔ و عوین پادشاہ حقیقی پادشاہ مصنوعی بزیر صدمہ آہنہا خواہند انداخت

منجم گوید

وَالْجَوْدُ بِرَبِّهِ وَالْإِقْدَارُ فِيهِ وَفِيهِ لَافِئَاتُ الْفَرْدِ
 اسباب تقدیرات خدائے بودہ باشد مکتبائے ہیئت مجتمہ آں صاحب
 لے خطرہ دل میں کسی بات کا کرنا ۵۷ خواہند تاباید۔ دھوکا دیں گے۔
 ۵۷ اَلْبَدْوُ بِرَبِّهِ وَالْإِقْدَارُ فِيهِ وَفِيهِ لَافِئَاتُ الْفَرْدِ
 تقدیر اللہ تعالیٰ کے اندازہ و تقدیر سے باہر نہیں ہو سکتی۔
 ۵۷ ہیئت مجتمہ۔ محبوبی ہیئت

ہر گونہ ارادہ و قابل انجام ہر نوع امورِ عظیم خواہد بود۔ اجتماع
نفوس و اتفاق قلوب برائے ہر گونہ ارادہ در ہر ایامی کہ تشکیل
پذیرفته مستحضر شدہ است کائنات ہر آن ارادت مقتدر و مصور و مدیدہ
و کرر شاہدہ شدہ۔ محتاج بہ اثبات نیست لہذا کہ من قال :-

نظم

تو مفرِ عالمی۔ ز آں درمیانی	بداں خود را کہ تو جانِ جهانی
منجم کو ز ایماں بے نصیب است	اثر گوید کہ از شکلِ غریب است
اثر از حق شناس اندر ہمہ جا	ز حدِ خویش تن ہیروں منہ پا

۱۔ اجتماع نفوس۔ لوگوں کا ایک بات پر متفق ہونا۔

۲۔ تشکیل پذیرفتہ۔ واقع شدہ

۳۔ کائنات ہو۔ جیسا کہ وہ ہے یعنی بھنہ۔

۴۔ مندرجہ من قال۔ کسی نے خوب کہا ہے۔ خدا کہنے والے کو ہر اسے نیک دے۔

رستم در قرن بیست و دوم

التصنیف صنعتی زادہ کرمانی

ادبیاتِ عجم حصہ اول میں اس افسانہ کا ابتدائی حصہ شامل کیا گیا ہے جس میں پروفیسر نکاس کی ایجاد (مردوں کو زندہ کرنے والی مشین) کا تذکرہ ہے۔ جانکا سہ ایرانِ قدیم کے مشہور پہلوان، رستم کو اور اس کے لازمہ زنگیا نو کو اور اس کے مشہور گھوڑے رخش کو زندہ کرتا ہے۔

حصہ دوم میں اس کے آگے کا نقشہ شامل کیا جاتا ہے جس میں بیسویں صدی عیسوی کے بہت سے عجائبات ہیں۔ پروفیسر جانکا سہ اپنی ایک تقریر میں بیان کرتا ہے کہ اس کی ایجاد کردہ مشین کیونکر مردوں کو زندہ کرتی ہے اور پھر زندہ کردہ اشخاص میں سے رستم کے لازمہ زنگیا نو کو مشین کے

دریغ سے دوبارہ عدم میں پہونچا دیتا ہے۔ یہ حصہ بھی بجائے فوکل ہے
جانکاس گوشتے تلفون بے یسی را کہ ہمراہ داشتند برداشته و
بیکے لئے مراکزہ استگاہ طیاراں سرچ اسیر اطلاع داد کہ طیارہ
را کہ بمنزکہ بارکش ہائے قرن میتم بود ہاں جا بفرستند۔

طو لے کشید کہ صدائے ہمہ طیارہ در فضا پیچیدہ و اندوہ
سیاہی آں مثل عقاب تیز بالے از افق نمودار گردید ہر جہ طیارہ نزدیک
تر شد رنگ و در سے رستم ہم میترمی پرید و لے برائے آنکہ حریف را موعظ
سازد و استان سمرغ را بخاطر آوردہ طیارہ را بجانکاس نشان گفت
”سمرغ! ایں پرندہ خدمت گذار است کہ بیارمی سن آمدہ
و در یک لحظہ کار ہمہ رامی سازد دیگر بروید بفکر چارہ باشید
جانکاس گفت چیزے نیست ما و را خواستیم و حالاً آمدہ است
رستم۔ بہو تمانہ نظرے بقدر بالائے جانکاس نمودہ با خود گفت
یا طعجب ایں مرد در آسمان ہاں دست دارد۔

زنجیاں از دشت و ترس خود القہ رختے کشید و نظر و توجہ ساو غلیبہ بود
لے گوشتے تلفون بے یسی۔ بے تار کے تلفون کا آلہ جس کو منہ کے سامنے رکھ کر بولتے ہیں
سبح تار۔ لے استگاہ طیاراں۔ ہوا جہازوں کا اسٹیٹہ ایا ادا۔

سے ہزار۔ ہوا جہاز۔ لے بارکش ہائے قرن میتم میسویں صدی کے بار بردار کی طیارے

طیارہ ہمارے بزمین نشست را نندہ آں از میانش بروئے زمین
جستن کردہ بجلو جانکاس آمد بطرز نظامی سلام داد۔ رستم برائے ابن کلاب
شراہر یمنؑ خلاص شود بالنظرے صمیمانہ متوجہ قرص آفتاب گردیدہ و عاوجاً
نجات خود را از جادو و یلیدی ہائے این پتیارگان زیباں کار می طلبید۔

جانکاس فرمان داد ماسنینؑ تجسم ارواح و اجساد مردگان را
در میان آں طیارہ بگذازند۔ و بادیا تور طیارہ آدرس دارالعلم شہر زنگیانہ
را کہ در اں وقت بجائے دیستان حالیہ تسمیہ خواہد شد دادہ و گفت ما ہا
از تو جگہ ترمی رویم و تو این احوال و احوال را با نجا برساں۔

طیارہ نفیر زناںؑ و پرواز کناں در آسماں اوج گرفت وے جانکاس
و شاگردانش با ہمالیے خود را بشا ہنای شاں وصل نمودہ و آہستہ

طہ بطرز نظامی فوجی طریقے سے۔ ۱۵۰ اہر یمن۔ شیطان۔ صمیمانہ۔ مخلصانہ

۱۵۱ پتیارہ: تشریح: مفسد۔ ۱۵۲ ماسنین: تجسم ارواح و اجساد مردگان۔ مردوں کی ریحوں
اور جنوں کو ترکیب دینے والی میٹن۔ دوبارہ زندہ کرنے والی ۱۵۳ آدیا تور: ابو پیٹر۔

ہو بازا۔ ہوائی ہمارے چلانے والا۔ ۱۵۴ آدرس: ایڈریس۔ پتاں۔ نشان

۱۵۵ جگہ ترمی: بہت آگے۔ بہت پہلے۔ ۱۵۶ احوال و احوال: حمل و نقل کی جمع۔ بوجھ

۱۵۷ نفیر زناں: آواز کرتا ہوا۔ ۱۵۸ ہمالیے خود: اپنے پرواز۔ بائیسویں صدی میں لیے

پر ایجاد ہو چائیں گے کہ آدمی اپنے کندھوں میں لگا کر اڑتا پھرے گا۔

فوریٹ مطلع شوند مستحضر گردیدند۔

بدین است از انتشار این خبر یک دفعہ دنیا و ضعیف دیگرے بخود گرفت۔ تمام امور مردم دیگر گوں شد۔ طرز معاملات تغییر یافت۔ کلیہ اشیاء و اموال منقول و غیرہ ترقی فاحش نمود۔ عموم از پیر و بزرگان کوچک بزرگ از خوش حالی و سرور دست پاسب دیگر را گرفته در مقابلہ بی رقتہ اند۔ سال خوردگانے کہ ہر لحظہ انتظار مرگ را داشتند ذوق زماناں جشن گرفتہ ہم دیگر را می بوسیدند۔

ہمہ جا صحبت جائگاس و اختراع عجیبش بود باستین اختراعی او را بزرگ ترین کامیابی ہائے بشر در زندگانی می دانستند۔ ساعت آباحت ابنوہ و جمیعت ہائے مردم رو باز دیادی گزار و تمام صنوف و اعضا و ادارہ عمومی دست از شغل و کسب خود کشیدہ بلکہ ارادہ براد افتادہ از یک دیگر می پرسیدند۔ بعد از این و جمیعت زندگانی بہ صورتی بخود می گیر و ہم

۱۴ فوریت، سرعت، جبلت ۱۵ مستحضر: واقف و آگاہ۔

۱۶ ترقی فاحش: نمایاں اور بڑی ترقی ۱۷ مابہ: راستہ۔ ممبر کی جمع ۱۸ ذوق زماناں: خوش شادمانی سے مست ہو کر ۱۹ جشن گرفتہ: باہم مل کر خوشیاں منانے کا ۲۰ صحبت: گفتگو۔ چرچا ۲۱ اعضا: ارکان۔ ممبر۔

علماء و دانشمندان درجه اول با بہت و حیرت زاید الوصف بفرمایند
آیتہ زندگانی افتادہ بعضے بایں اختراع خوش ہیں و بعضے بایں اختراع
را خیانت بعالم بشریت دانستہ و سرکامی گفتند کہ صاحب این اختراع
بزندگانی مردمانے کہ در تید حیات می باشند بطور عظیمہ و در ساختہ است
چہ اگر بنا شود مردگان زندہ شوند یک نفر ہوس رامی تواند بایک نشینے
صد ہا میل یا رد اسواتے را کہ از ہزاراں قرن بایں طرف در عالم زندگانی
داشته اند بقید حیات و رآوردہ و در صحنہ عالم سر ہد و ایں عمل از
عموم خلق سلب آسایش و راحت می نماید۔

بعلاوہ ہمیں کہ مردم دانستند کہ دیگر مرد نے در کار نیست طبع و
آزشاں صد مقابل شدہ و قسے بزندگانی علاقمندی شوند کہ از بیخ جنایت
بہر گرداں نخواہند بود۔ و عاقبت امور دنیا مانند دریائے کہ منجمد نشود
را کہ ماندہ و زندگانی بشر بخاطرہ عظیمہ و چار خواہند شد۔

لہ بہت و حیرت
لہ آیتہ مستقبل آنے والی چیز
لہ خوش ہیں، اچھا سمجھنے والے طرفدار
لہ عظیمہ و عظیم۔ بڑا صدمہ۔ نقصان
لہ بیچارہ، ملین۔ لاکھوں لہ صد مقابل و ٹٹو گنا
لہ جنایت، گناہ
لہ راکہ، ہر اموا۔ گندہ۔ کثیف

دورانِ ک وقتے صد ہا ہزار تلویزیون بکرا افتادہ انظار
 دنیا اشعہ ہائے غیر مرئی باطرافِ طیارہ کہ رستم وزن کیا نورادیں
 گذارده بودند پراگندہ می شد و قبل اند آں کہ طیارہ بمقصد برسد چرا کہ
 تمام نقاط دنیا عکس رستم وزن کیا نوراکہ در طیارہ بوسیله رادیو گزشتہ شدہ بود
 در صفحات خود گزشتہ کردہ نشر دادہ بودند۔

آسمان و صنعت غریبہ بخود گزشتہ شاید تا آں دقیقہ بیخ گاہ آب طور
 آسمان مورد توجہ بشر واقع نشدہ بود۔ خلافت از روسیہ و ریاض جزائر و خشکی
 کوچک ترین حرکات همانان جدید الورد در با تلویزیون ہائے شخصی می دیدند
 در ہمیں موقع طیارہ کہ حامل رستم وزن کیا نور بود ببالای شہر نکلتا
 رسیدنی الواقع آنجا شہر بود بلکہ نمونہ از بہشت برین بود۔

شمار آفتاب بشارت و نثار ہائے بلورینے کہ مانند آفتاب بی شہر
 تابیدہ و ملاک شگفت انگیزی داشت۔

فوار ہائے کہ با تمام مختلف ترشحات آب را در فضا سے شہر

لہ تلویزیون۔ ٹیلی ویژن۔ ایک آدھ سکہ ذریعہ سے ہزاروں میل دور کی چیزوں
 کو آنکھوں سے دیکھ سکیں گے جیسے اب ریڈیو سے آوازیں سن پھلتے ہیں۔

لہ اشعہ ہائے غیر مرئی۔ نظرنہ آنے والی شاعیں لہ جہاندارہ اخبارات
 لہ رادیو۔ ریڈیو لہ گزشتہ کردہ۔ درج کر کے لہ تالو۔ چک۔ درختانی

پراگندہ می نمودند بر شکوہ و عظمت آں شہری افزود۔

در بالائے ہر فوآرہ بواسطہ تابش شمع آفتاب دایرہ قوس قزح تشکیل یافتہ دگوئے آسمان را با لوان مختلفہ رنگ آمیزی نموده اند۔

راستی این شہر کہ اکنون دو نفر همان تازہ دارد از آں عالم بد اں جا ورود می نمایند نمونہ از قدرت خدائی ہائے فکر و عمل انسان می باشد ہمہ چیزش از دور و دیوار گرفته تا زیر زمین و آسمان پر از عجائب غرائب است۔

در ہر چندے از یک قسمت شہر شیبے و زیدہ و معطر لایجے در خیابا ہنہ دگو چہا پراگندہ می شود لخطہ بہ لخطہ این بوسے ہائے خوش معطر تغیر یافتہ و شامہ ساکنین این شہر را نوازش می دہد۔

بیچ صدائے کہ موجب اختلال حواس واقع گردد و استماع نمی شود چہ بواسطہ ماشین ہائے قطع جریان ہوا از ہر صدائے جلو گیری شدہ دگوئے سکوت محض ہمہ جا را فرا گرفته است۔

ساکنین شہر با تغیر امواج تلون ہائے بے بیم و بواسطہ تلویزیون ہا از فرسنا سافت در حالتی کہ یک دیگر را مشاہدہ می نمایند با ہم صحبت میدارند :
 : را این شہر یک نفر با بیستمے گرفته و عبوسٹلہ دیدہ نمی شود و ہمہ

سے سیماے گرفته ، تمین صوت سے عبوس۔ بد مزاج

خوش ہیں، خوش حالت، و خون گرم، ہنہ خوش گل و وجہ و خوش اندام اند
 ہر کسے وظیفہ دار دے کہ اعمال یومیہ خود را یادداشت نماید آید آں ہلہ بہ
 ہر چیزے را بحد کمال برساند در روز شب ساعی اند کہ مستحق رفقا نمایان
 کہ نہ کسے را محضوں کنند و نہ خود محضوں شوند۔ روے ہم رفتہ آں تار
 خوشی و مسرت از در و دیوار این شہر عی بار د

لیارہ حامل ہماناں جائگاس در بائے این شہر با عظمت و شکاہ کہ
 نمونہ کاملے از قدرت خدائی ہائے بشر بود چرخ زندہ و چوں بقابل از اعلم
 رسید باہستگی مانند پروانہ کہ بردے گھماے باغستان بنشیند در محوطہ
 چمن زارے کہ بمنزلہ جلوخاں و از اعلم بود نزول کرد۔

سالوئی کہ برائے پذیرائی رستم تعیین شدہ بود از آخرین شاہکار
 ہنرنمائی ہائے معماران قرن بیست و دویم بود۔ در تفریف و توصیف
 این بنا ہمیں بس کہ با حرکت چرخ کوچکے کہ خیلہ شبیہ بر عقل القومیل ہائے
 قرن بیتم بود آں بنا بچندین طرح و طرز تفسیر شکل می یافت۔
 درجہ حرارت ہوایش ہمیشہ بیک حد معنی متوقف بود و گرما و سردی نہ

۱۵ خون گرم۔ تند رست۔ چت و چالاک ۱۶ وظیفہ۔ خدمت۔ دیوانی

۱۷ ابدال۔ تبدیلی۔ منقلب۔ متغیر۔ (انگریزی لفظ ہے)

۱۸ رول آتومیل۔ موٹر کار چلانے کا ہینڈل، پھیر۔

ہم نمی توانست درہو اسے مقدر آں و خاصیت نماید و همچنین اختیار بند
 بند نش از سطح زمین در دست انسان بود و باندک فراسے متجاوزانند
 ذرع از زمین بلند می شد در میان ستونہائے حیرت انگیزش از عقب
 تیشہ ہائے قطور بلوریں جریان آہائے زلالی نیامد بود و مشاہدہ جست و
 خیز و شکست دلچسپ صد ہا قسم ماہی ہائے الوان موجب شگفتی پیرنندہ می شد
 مع اتاسف و رعونتی آنکہ رستم از این عجائب و غرایب کہ بدست
 ہم نوعان خودش صورت واقعی یافتہ بود لذت بردہ و بعلم و معرفت
 سر تعظیم فرو آورد مانند آنکہ لانہ زبور را می بیند تمام فکر و خیالش را باین
 مخلوق کردہ بود کہ از چہ راہ می تواند پے با سر آں طلسم برد
 سپس روئے را بجانکاس نمودہ گفت اسے دلاور فرمان دہ تا باز
 بیاد اشب بیارایند۔

جانکاس زنگ ظریفی را کہ چون حلقہ نقرہ بدیوار آویختہ بود کشید
 فورسے یک طرف دیوار سالون بکرت درآمدہ و مانند دولا سچہ کہ از ہم باز
 شود در بآں بازگشتہ دیز ہائے کوچکے کہ روئے شاں از الوار
 مشربات نمک و گوارا و خوردنیہائے لذیذ چیدہ شدہ بود مانند آنکہ
 ۵۳ ذراعہ گز۔ ۵۴ مع اتاسف۔ انوس ہے کہ
 ۵۵ سالون۔ سیلون کہو۔

پاداشتمے باشند بہاہ افتادہ و ہر میزے در جلو یک نفر از همان توفیق
نمود۔

باز رستم نظرے بزمیں و سقف سالون نمودہ باخودش گفت فی الواقع
ابن شخص عجب قدرت مالا نہایہ دارد۔ پس دست فراپردہ گیل میٹش
شرابے را کہ رنگش بچل لعل میانی و طعمش سبقت از شراب طہوری بود
باقطعہ کبابے از روی آں میز برداشتہ گفت این گیل اس شراب
را بیاد دوستی و وفاداری تو اسے جانکاس دلا در سر میلتم جانکاس و
سایرین نیز گلاس ہاسے خود شاں را پردہ از شراب نمودہ و بسلاستی رستم
سر کشیدند۔

پہوں رستم آں گیل اس را سر کشید بقدرے آں را گوارا یافت
کہ بیچ وقت چناں شرابے خوش گوار و خوش طعم نیا شامیدہ بود و
خواست ہر اسے دفعہ دویم گلاس خود را پردہ نماید اما میں باز جلوس
رود شدہ بود

از این جہت جانکاس دومرتبہ حلقہ محمود ایکشد و دیوار سالون
بحرکت آمد و میزبانان دفعہ اول بہاہ افتادہ و ہر میزے در جلو
یک نفر از حاضران بایستاد و ہر کسے گلاس خودش را پردہ از شراب نمود۔
لے دومرتبہ۔ دوبارہ۔ دوسری مرتبہ (فارسی جدید میں یہی معنی مراد ہوتا ہے۔)

جا نکاس گیلان خود را بلند نمود و گفت ایں گیلان را ہم
بنام دوستی و یگانگی بیاستامیم رستم ہم گیلان خود را تا آخر سر کشید
گفت من بجا دوستاں شما دوست و بادشمنان شما دشمنم لکن باطنی
با خود می گفت اے پیتارہ جادوگر اگر روزے بجنگم بیانی تو را خدا
مرغان بیابان یا ماهیان دریا خواهم نمود۔

غفلت چو آغ ماے الکتریک^۱ سالون را روشن نمود و هیچ
معلوم نگشت ایں روشنی زیاد از کجا آں سالون می تابد چه ذرات
نورے که از سطح زمین و سقف سالون و دیوارها عبور می نمود بنوعی
بود که بچشم انسان نمی آمد و ہمیں آسانی تاریکی شب نمی توانست بر محل
سکونت مردمان آن روز سایه افکنده عیش آنها را تیره کند و رفت
بین روز شب بگذارد۔

تجد رنج مشروب های جا نکاس اثر خود را بخشیده و سیاه
نخستناک رستم که تا آن لمحہ ہر چیزے بنظر بعض و عداوت می نگریست
از ہم باز شد و بعد ہی نکاس گفت آیا امشب دریں جا خواهیم ماند ؟
جا نکاس گفت بے حالا امشب است و ہمیں جا همان من خواہم بود۔

۱۔ غفلت۔ یکایک

۲۔ الکتریک۔ بیگنرک۔ برقی۔

رستم - تعجب نمود و نظریے پر فضاے روشن سالون کردہ گفت چہ طور
شب است ؟

جانکاس - اکنون بشان شان می دہم و آراے انگشت بروی
دکلمہ کہ در کنارش بود بگذارد و جریان الکترک را قطع نمود
تا رنگی و ظلمت شب با آنجا تسلط شد در این موقع بہ سرعت غریبہ
پردہ سینماے اتوماتیک در وسط آں سالون کشیدہ شد و فیلمی
را کہ تا آں ساعت از رستم برداشته شدہ بود نمایاں گردید۔

در این قرن صنعت سینما بحد کمال رسیدہ بر خلاف سینمای ہای
قرن بیستہ کہ ہر چیز سے را یک طرفہ مانند حکمے نشان می دہد این سینما
ہر چیز سے را یک طرفہ نشان می دہد۔ دہستی علاوہ بر انحصار اصوات
بودے گھبرا و ریاحین و ہر را یک خوشی و ناخوشی را تا شاہچیاں اسٹیم
می کردند۔

رستم در مقابل خود منظرہ کوہ یلنگان بہستان را کہ ہزاراں دفعہ
برائے تفریح و تفریح و دلچسپی و در ہا و قلمہ ہائش گذر نمودہ و شب ہا در

۱۴ کہ بہرقی روشنی کا سوئیچ یا گھنڈی ۵۲ سینماے اتوماتیک - آٹوماتیک سینما

خود بخود حرکت کرنے والی نقادیر ۵۳ فیلم - فلم - پردہ نقادیر

۵۴ عینا - اجینہ - بجنہ - اصلی صورت میں ۵۵ اسٹیم - سوئنگنا۔

خارہا پیش بسر بردہ بود در مقابل خود یافت با خود گفت: بالعباس
اطاق در زیر این سقف سحر انگیز کوہ پلنگان چہ می کند؟ اینجا کجا
کوہ پلنگان کجا؟ چشمہا را کر با انگشتانش مالید۔

رستم غفلتہ در فضائے آں سالون شبیہ خودش را شاہدہ نمود
کہ تکیہ بر رختہ دادہ و از جاسے نمی جنبید بعد خود را دید کہ از زمین
بلند شدہ چند قدم راہ رفت و فریاد زد و زکیا لا بازگیا لہذا صدایش
در کوہ ہا منعکس گشتہ و کلمہ زکیا نوشنیدہ می شد۔ از این
مشاہدات بہت وحیرتش بیشتر شدہ سخت تر و زیادہ در دریک
عالم وہم و تردیدی فرو رفت کہ تا آں ساعت چنان مہیوت نشدہ بود
و مانند غریقی کہ در دریای بیکرانی دست و پائی زند بے اختیار یا خود
گفت و شنید داشت اما براسے حل این معما غفلش بجاسے نمی رسید
عاقبت براسے رفع تردید و خیرش را در آوردہ و لوکش را بہ پہلوئے خود
خوابد تا بداند آیا فی الواقع او خودش رستم است یا صورتی کہ در تالش

لے تکیہ بر رختہ کردہ و غلط ہے جب پروفیسر جانکاس نے رستم کو اپنی مشین سے
نہ کبہ ہے۔ رستم اس حالت میں زندہ ہوا تھا کہ درخت سے تکیہ لگائے ہوئے تھا پھر
نہ کبہ چلا اور اپنے ملازم کو آواز دی۔ اس وقت کی تصویر لیکر فوراً قلم تیار کر کے اسی دن
شب میں رستم کے سامنے پیش کر دی۔ یہ ایک سو صدی کے عجائبات ہیں۔

زکیب کو راضی دے دیا، ہمیں کہ احساس درد نہ ہو، کئی آرام شدہ انا باز خود شرمی
 راضی دیکھ کہ باشا گرد جائے حریف می زندہ اندام دے خود طرز
 رفتار ہاں طرز و رفتار خود شرمی ہرچہ بیشتر برائے حل این مشکل فکر
 می کرد سرگرداں ترمی شد تا عاقبت حوصلہ اش تنگ شدہ غریب
 نمودہ گفت :-

دے جادوگران زبردست آیا رسم را مسخرہ کردہ آید؟ ہیں مرد کہ
 خود را بشیہ من ساختہ از کجا آردہ آید؟
 این بیان رسم بنوعی خندہ آورہ کہ تنہا را کہین آں اطاق
 را از خندہ رودہ بر کرد بلکہ تمام اشیا سے را کہ بوسیلہ تلویزیون با در
 نقاط مختلفہ دنیا آں ہنگامہ را مشاہدہ می نمودند خندید۔
 جاکاس دوم تہ کلید الکترک را بیچا میندہ پردہ سینما بجائے
 اولیہ خود شرمی رفتہ و سالون روشن گردید۔

پروفیسر جانکاس ایک مجمع کے سامنے تقریر کرتا ہے اور مشین سے مردوں
 کے زندہ کرنے کی تدبیر و عمل کو بیان کرتا ہے اور پھر تصدیق کے لئے ملازم رسم
 کو دوبارہ مشین کے ذریعہ سے فنا کرتا ہے۔

۱۵ غرضتہ نمودہ - بیچ کر - چلا کر۔

اختراعے را کہ ہزار سال دیگر ہم نہایتی صورت واقعی پیدا نہائید
 امروز بمعرض عمل در آورده ام۔ بنا بر این یقین دارم مخالفینم خصوصاً
 کسانی کہ بایستی عادلانہ قضائیت نمایند خیالات خوبی در خصوص
 اختراع من ننمودہ و مرا محکوم خواهند کرد اما من ہم از شرانت خود
 مقام ارجند اختراع عم کا ملا دفاع می کنم۔

آنچہ تا بحال بمن کشف شدہ تمام حیوانات بطوریکہ خلقت
 می یابند تولید نمی شود و چون بدقت تمام اشیا و مخلوقات و حیوانات
 عالم نظر کنیم مشاہدہ می شود کہ کلیہ آنها از چندین مواد بایک نسبت
 مخصوصی ترکیب یافته و بتدریج نشو و نما نمودہ تا باین صورت در آمدہ
 است۔

انسان ہم این طور از مواد شیمیائی کہ بایک نسبت مخصوصی
 ترکیب شدہ بتدریج نشو و نما یافتہ۔

مخالفین من خواهند گفت کہ مردگانے کہ از بدو خلقت تا این
 زماں در این عالم بودہ و مردہ اند چگونہ ممکن است ہر کرام از موت

۱۔ قند و شکر فیصدہ ۲۔ محکوم بہرم۔ ۳۔ بانی منرا ۴۔ دفاع۔ ۵۔ مافعت۔ ۶۔ جواد ہی
 ۷۔ بطوریکہ یک۔ ۸۔ مقررہ عدے کے مطابق۔ ۹۔ جیسے ایک مشین عمل کرتی ہے۔
 ۱۰۔ شیمیائی یکیمیائی۔ ۱۱۔ میکس۔ ۱۲۔ بدو خلقت۔ ۱۳۔ آغاز آفرینش۔

را بخوابیم پیدا بخود ذرات جسم و روح شان را دوبارہ ترکیب دہ
زندہ کنیم۔

ایں موضوع بحثہ دلکش و طولانی دارد اما برائے آنکہ مدعیان
نگویند خودش نمی دانت چه می گفت مختصرے از ہزار یک آنچہ بایستی
گفتہ شود می گویم۔

البتہ می دانید فضاے بے تنہا سہ آسمان جایگاہ اصوات
است و ہر صدائے را مانند اوراق کتابے در خود تا ابد ضبط می نمایند
و امروز ما می دانیم صدائے تمام مردمانے کہ در عالم می زیستہ اند
با صدایائے کہ بعد از آن در فضا منتشر می شود بے آنکہ کوچک ترین
بانہا دار و آید باقی می ماند۔

بنا بر این وقتے کہ من می خواهم مردہ را زندہ نمایم شرایط ذیل
را مراعات می کنم۔

(اول) بایستی بدانم آن مردہ در چه قرن و چه سالے می زیستہ
دوم) با چه زبانی سخن می گفتہ۔

۱۰ می زیستہ اند۔ زندہ رہ چکے ہیں۔ یہ صیغہ ایران کو کی ایجاد ہے۔

۱۱ غدشہ۔ نقصان

۱۲ می زیستہ اور می گفتہ۔ اوپر کے صیغہ جمع کے صیغہ واحد ہیں۔

دسوم، در کدام ایک از قطعات عالم می ایستد۔
 دقتی که این نکات را در نظر گرفتیم پیدا نمودن آن طبقه که مطلوب
 ما هم در آن طبقه است آسان می گردد۔

سعی می کنیم طبقه از صداها را که در آن سوار است در آسان ضبط شده
 بشنوم آن وقت انواع ماشین اختراعی من هر صدائے را که نموده در هر
 گوشه پائے که من بگو شمایم وصل نموده ام۔ انتقال می دهد تا آنکه هر کجا
 اسم مطلوب خود ما را بیشتر بشنویم در همان نقطه توقف می کنیم و مشغول
 تجسسهای در اطراف آن صداها می شویم تا آن جا سکے که صدائے
 دیگر شخصی را که مقصود ما است صدا می زند او جواب می دهد۔

دقتی که جواب دهنده را پیدا نمودیم کار با آن می شود چسب
 می داند صداها هم مرکب از ذراتی است که همان ذرات صداها
 را بمقصود می رساند و همان صدائے مطلوب ما در ماشین من انتقال
 می یابد و بعد هم ذرات دیگر سکے که مربوط بین و جسم مرده باشد که
 بی خواب زنده نمی شویم بوسیله همان ذرات صدا جذب می شوند تا
 بکنے که آن مرده زنده شده حیات میابد۔ و بهر اے این
 ماشین ابتدا دقتی ندارد و همان قسمتی که مردگان را با این ترتیب

سنت سنه کی جمع سال۔

زندہ می نمایند می تواند دو مرتبہ بعالم ابدی خود کثرت دهد۔ اکنون امری دہم
باشین مزبور را در این جاسو آرنمودہ علماکارش را ملاحظہ خواہید
نمود و ہاں لحظہ بدر را اعلم دستور داد کہ عذہ از شاگردانش آن باشین
را با آن جانتقال دہن منتہا چوں بر اسے زندہ نمودن ہر مردہ
دائرہ تنظیمات از من و رتقہ ہوت می خواہد و علمائے اجتماع زندہ
نمودن اموات را مخالف آسائیش مردم می دانند در عوض آنکہ
در این جایک نفر از اموات را زندہ نمایم عمل را بر عکس می کنیم و
یک نفر از زندہ شدگان را بجائے کہ آردہ رجعت می دہم۔

در این موقع نظر بانکاس بزنگیا لوفافا۔ او ہم از استماع
این سخنان رنگ و روے خود را باختہ و متحیر بود کہ مقصود این مرد
از بیان آن سخنان چیست رستم نیز مانند آنکہ غنظر سامخہ و پیش آمد
عجیب و غریب دیگرے بود پاپائیش را روے ہم انداختہ و سخنان

۱۵ خودت دہد۔ رجعت دے۔ واپس کر دے۔ ۷۲۸۰

۱۶ مزبور۔ مذکور

۱۷ سوار نمودہ (مشین کو) قائم کر کے، لگا کر جا کر یہ فارسی جدید کا محاورہ ہے لگو گئی
میں نیکہ جڑنے کو بھی "سوار کردن" کہتے ہیں۔ ۱۸ عذہ۔ جماعت۔ چند آدمی۔
۱۹۔ درتقہ ہوت کسی شخص کی شناخت نہ ہونے کی حالت کا حال و تقدیر۔

جانکاس را بدقت گوش می داد۔

در این وقت مثل آنکه جانکاس قبلاً دستور داده باشد که ماشین مرده زنده نمودن را در جلو بنائے آں محکمہ نگاہ داشته باشند ماشین را وارد محکمہ نموده و در جلو صندلی که او رویش قرار گرفته بود گذاروند۔

تماشاچیان با نظر پر تعجب آں ماشین نگریده و جیت ایشاں بیشتر از این بود کہ چگونه ممکن است چناں ماشین کو چکے بزرگ ترین اعمالے را کہ بعقل بشر امکانش تصور نمی شود انجام دهد۔

جانکاس عقب ماشین مزبور رفتہ و چنانچہ معمول او بود ورقہ سفیدی را بدیوار آویخته و یکے از رشته های الایستکی را بزین فرو برده و آں رشته دیگر ابدست یک از شاگردانش داد کہ در ہوا سے آزاد نگاہ دارد و رشته را ہم بدست زنجیاں دادہ گفت این را محکمہ بکیر۔

۱۰ بہتت۔ غور کے ساتھ۔

۱۱۔ سب سے پہلے۔

زکیا نو جانکاس را مخاطب ساخته با عجز و التماسے گفت آقا
 این سخنانے را کہ گفتند را جمع بمن بود ؟
 جانکاس - بلے -

زکیا لو - این رشتہ را برائے چہ بگیرم ؟
 جانکاس - برائے آنکہ بمافرتے خواہی رفت کہ آزاں
 راضی خواہی بود -

زکیا لو - تا اندازہ پہ بمقصود جانکاس برودہ باتشویش
 خاطرے گفت من جاں نثار شہاستم - با مرگان چیم کت اطاقاں
 راجا رب می کنم مادام العمر مثل زرخیدی در تحت ادا مرشہ
 خواہم بود مرا معاف کنید بگذارید راہم را گرفتہ بشہر خود ماں مرآت
 کنم اگر در اینجا پا گذاروم قلمبا بجم را خورد کنید -
 جانکاس بے نمودہ دے آنکہ دیگر سخنے گوید نزدیک زکیا نو

۱۵ با عجز و التماسے عاجزی اور خوشاد کے ساتھ

۱۶ تا اندازہ = ایک حد تک - تھوڑا بہت

۱۷ اوامر = جمع امرا احکام

۱۸ قلمبا یم را خورد کنید میری ٹانگیں توڑ ڈالنا - قلم پیڈ لی کا ہڈی کو کٹتے ہیں -

شدہ بچیمان پلٹ کر دہ و چنناں نظر تند و تیزی بخود کہ در یک لمحہ
آپ بیچارہ مانند طفلے کہ در آغوش مادرش بخواب رود بجاں
اعمال فرد رفتہ و دیگر صدایش بلند نشد۔

پس جانکاس یکسر ریشہ ماشین را بدست زنجیاریان محکم
بستہ و خودش در عقب ماشین آمد و ماشین را بکار انداخت
نالہ سوزناک ماشین بلند گردید۔ بدرتج رنگ دروے زنجیاریان
مانند رنگ مہتاب می شد و بنفس حرکات منظمے را کہ داشت از
دست می داد و پوست بدنش چروک می شد و مو ہائے صورتش
سفید شدہ و آہستہ از ہم جدا می شدہ مانند خاکستر روے
زمین ریختہ و بعد مانند گردے کہ بجہتم ہم نمی آمد جزو ہوائی گشت۔

۱۔ پلٹ کر دہ۔ پھونک ماری

۲۔ اغما۔ بیہوشی۔ غش۔

۳۔ چروک می شدہ۔ بدن کی کھال میں بھڑیاں پڑتی جاتی تھیں۔ سکراتی
جاتی تھی۔

فلورنس نیت اینگل

(انتخاب از دوستداران بشر جلد دوم)

اگر بنا باشد اعظم نوان دنیا را کہ خدا مائے نسبت بنوع بشر نموده
و آنها را از زحمت و رنج نجات داده و با سایش بر خود آساخته اند
بشماریم باید فلورنس نیت اینگل را یکی از آنها شمرده و بگوئیم کہ آن جای
دہیم چہ کہ مشارالہا در قرن اخیر خدمات شایاں بعالم انسانیت نموده
و در حقیقت تفسیر عظیم بحال آن افراد بشر کہ بزحمت مرض و چار
می شوند داده۔ پیش از آنکہ مشارالہا بحلیات خود پرداختہ و نمی توان گفت

Florence Nightingale

بنا باشد شروع کیا جائے بہ خود دار۔ فائدہ حاصل کرنے والا۔

جرگہ۔ جرگہ۔ گروہ

قرن آخر۔ آخری صدی یعنی انیسویں صدی۔

کہ حرفہ پرستاری مرضار در انگلستان یا سایر نقاط فرنگت وجود داشته
و مرضائے بیچارہ در گوشہ و کنار مریض خانہ با افتادہ پیچ رعایت و
مراقبتہ در بارہ آئناں ملحوظ می نمی گشت و علاوہ بر آن ہر فردے از افراد
کمال خوف و وحشت را از دیگانی کہ بجز دوری گرفتہ می شدند داشتند
ابن دایہ ہا غالباً بیرحم و نادان و خمار و بد اخلاق بودند و اگر گاہی
از این صفات مذمومہ عاری بودند بد بختانہ بخرافات و مہومات گرفتار
و بہ علوم و خیالات جدیدہ مخالفت تامہ داشتند بدی این دایگان
بانہ ازہ رسید کہ یکے از محررین معروف انگلستان در یکے از تالیفات
خود حالت یکے از آنہا را مجتمہ ساختہ و بکلمات فیصہ دے همچو مثل
کردہ کہ شیشہ ہائے شراب نزد خود نگاہ داشتہ و در حالتی کہ سرش
از نشہ شراب گرم می باشد، چندان تو حہ بحال مریض نمی کند
، اے ہمیں کہ فلورنس نیت اینگل قدم بعرضہ فعالیت ہناد آن
تزیب سابق کسرہ محو و معدوم گردید و نفرت و وحشت مردم
از دایگان مرتفع گشت و واقعاً در تاریخ طب و مریض خانہ ہا دور
جدیدے آغاز گردید۔

۵۲ مراقبت و دیکھ بھال	۵۱ بہت سی بگمداشت خدمت
۵۳ عرصہ فعالیت و میدان عمل	۵۴ خمار و شراب خورد

از زمان باستان در تمام نقاط جہاں معلوم بودہ کہ پرستاری
 مہیا، شغل و کار زنان می باشد و لے از عدم تربیت نسواں و از
 توہم اینکه کار ہائے مزدوری منافعی شان ایشاں می باشد این عمل و
 باہنائی محول میباشند کہ از شدت فقر و فاقہ بدین اقدام می کردند
 و ہذا وقت و وسیلہ نداشتند کہ تحصیل تربیت پر و از خودشان
 را با جہاں آں کار لایق و مستعد سازند و رے کہ حیات نیت اینگل
 بدیگراں میدہد این است کہ تحصیل و تدریس کامل بہاں اندازہ کہ
 برای کار مرداں لازم است از جہت اشغال نسواں نیز ضرور
 می باشد، در ممالک متحدہ ہیچ جوانی بکار ہائے پرستوبیت مانند
 طبابت و وسالت دارالشرع و ہندسی و حتی باغبانی و چرخ سازی
 اقدام نمی کنند مگر سالہائے سال در تحصیل علوم لازمہ زحمت کشیدہ
 خود را جہت شغلے کہ منظور اوست مستعد ساختہ باشند و لے در
 از متہ قدیمہ زنہا را عقیدہ ہا بر این بود کہ می توانند ہر کائے خواہ قلم
 و تدریس خواہ دایگی یا ہر چیزے دیگر را بدوین تحصیل و تعلیم اجرا
 ر

- ۱۔ محول، راجع، منحصر
 ۲۔ اقدام، پیش قدمی کرنا، اختیار کرنا
 ۳۔ متدہ، تمدن و تہذیب والے
 ۴۔ پرستوبیت، ذمہ داری سے بھرے ہوئے
 ۵۔ ہندسہ، انجینیری۔

دارند و تربیت و استعداد سے جہت ایشان ضرور نخواستہ بود.
 مس فلورنس نیت اینگل کہ در ۸۲۰ء مطابق ۱۲۳۶ء در
 شہر تیسٹ فلورنس از مملکت ایتالیا متولد شدہ و با اسم ہاں شہر
 موسوم گردیدہ بود و ختریکے از متولین انگلستان بود و ہمیں کہ
 بلفوان شباب رسید ہمہ نوع موجبات راحت و رفاهیت و
 لوازم عیش و عشرت جہت ادہیا بود و سہ کلمہ آنها را از
 نظر انداختہ وجود جو در ابدیں کار و وقف نمود کہ چگونہ در وطن خود
 فضل دایگی را یکے از فنون معینہ باز دہد بدیں ملکہ خدمات لایقہ نسبت
 با فرد و نوع نماید حتی از زماں صیانت نیز نسبت با بنا و جس خود بہرہ
 کہ وہ مرضار را عیادت و بفقرا مساعدت نمودہ بدہانائے کہ در
 حال احتضار بودند تسلیت میداد، اگر کسی را صدمہ و آسیب می رسید
 یا اگر در معاون زغال سنگ حادثہ رخ دادہ کسی در آنجا مجروح و
 معیوب می شد اول کسی کہ بمعادنت ایشان می پرداخت مشارالہا

لہ تشنگ . خوب صورت لہ ایتالیا . اٹلی

لہ تہ بدنت . بچپن لہ مساعدت . مدد

لہ تہ تہ زرع . قرب . موت لہ تسلیت . تسکین

لہ تہ تہ پتھر کا کوئلہ

بود قبل از آنکہ بتواند ریاست مریض خانہ کو چکے را بجدہ خود گیرد
 دو سال تمام تحصیل علم دایگی پرداخت و تحصیلات خودش را نقطہ
 بطن خویش منحصر نہ کردہ از یک محل محل دیگر میرفت تقریباً یک سال
 در ادراہ دایگان کہ در (کیسوروت) از بلاد المان تاسیس یافتہ بود
 گذاریند و فن دایگی را بطورے در المان تکمیل کردہ بودند کہ در
 سایر ممالک اروپا معلوم نبود، بعد از آن بہمین قبیل ادارتے وہ
 المان و فرانسه و ایتالیا کے ساختہ بودند رفتہ سعی بوجہ تحصیلات
 خود را تکمیل نماید و معلوم است کہ اگر از خاوادہ ثروت و متول ہنود
 ہر آئینہ بحصول این مائتول تایل شہ نگشتہ نمی توانست این ہمہ مسافت
 نماید دے ہمیں مسئلہ بیشتر مایہ شرافت و افتخار او میگردد زیرا کہ فقرا
 دے لویان چنداں تو دے ندارند کہ آہنہ را از خدمت بشر مانع گردد
 دے اگر آدم ممتولے از ثروت و راحت خود چشم پوشیدہ و جوہ
 خود را بخدمت نوع وقف نماید البتہ از دوجہت فداکاری کردہ یکے
 اینکہ رنج و زحمت را برکنج و ثروت ترجیح دادہ و دیگر اینکہ

لے ریاست داضری - سرداری لے المان جرمی

لے ادارت جمع ادارہ - محکمہ لے امول - مقصد - امید

لے ذیل - کامیاب لے فداکاری - قربانی

ضایع و ترتیبات صحیحہ و طبییہ ایشان یکسرہ مہمل می باشد ہرچ و مرجی
غریب رخ داد و اولیٰ را مور انگلیس در کمال حیرت و ماسف بودند
مثلاً گوشتہا سے در قوطی جلی برائے عسا کر می فرستادند ہر بطور سے
فاسد شدہ بودند کہ فقط اندک تفاوتے اندر ہر داشتند ہمہ بطور سے
مخلو از کفش و پوتین دار و می باشد اما ہمہ کفشہا فقط برائے پا سے
چپ بود۔ سایہ ترتیبات نیز ہمیں پنج بود می کے آزاد بار انگلستان
کتابے موسوم بہ (تاریخ زمان خودمان) نوشتہ و در آں می گوید۔
در بعضی موارد ذخایر طبییہ کہ برائے مرضاے (اسکوتارمی) یا سقوطہ
لازم بود در دارنا، ضایع می شد یا در جہازاتے کہ در طبع (بارکالا) ^{۱۵}
بودند ماندہ فاسد میگرددید۔ اگرچہ باورین صحیحہ اشخاص غیور و کاروان
بودند و دولت انگلیس و جہات ذخائر و دوا و آلات

۱۵ ہرچ و مرجی۔ نقصان و تباہی

۱۵ اولیائے امور۔ ذمہ داران

۱۵ اسکوتارمی۔ سقوطہ۔ سلطنت ترکی کا ایک بندرگاہ

۱۵ دارنا (Varana) بلخاریہ کا ایک شہر ساحل بحر اسود پر

۱۵ بارکالا (Valaclava) کریمیا کے جنوب غربی سمت میں ایک

۱۵ چوٹا سا بندرگاہ

۱۵ جہازات۔ مہمات۔ اخراجات

راتماً آداده ہونے کے ذخیرہ مزبورہ را نزد اطباء نمی آورند ایشان
 بیکار و معطل ماندہ کار سے نمی کہند و از دیدن رنج و اہم بچارگانے
 کہ بہ مرض مبتلا دیدن مداوا ماندہ بودند متالم و متاثر گشتہ و سے
 از معادمت ایشان عاجز بودند نتیجہ ایں حالت ہمیں شد کہ چندین
 ہزار نفر از حیات عاری گردیدہ بہ سراسے دیگر رفتند و سبب فوت
 آنہا نہ ہمیں جنگ و مقاتلہ بلکہ عدم رعایت حفظ النعمہ و ہودن اکالات
 البسہ و سونختان درست و خرابی ترتیبات مریض خانہ بود۔ یکے از
 مؤرخین آن زمان ایں حقائق و تعداد را اور باب تالیفاتے کہ در قلم
 رخ داوہ ایں طور بیان می کند:۔ از تمام بیت ہزار و ششصد و
 پنجاہ و ہشت نفرے کہ تلف شدند فقط دو ہزار و پانصد و نو و ہشت
 نفر در جنگ کشتہ شدند و ہجڑہ ہزار و پنجاہ و ہشت نفر در مریض خانہ
 تلف گردیدند۔

چندین فوج بالمرہ مع و مگشت یکے از ایں انواع فقط ہفت
 نفر ہی باقی ماندہ بود کہ بواسطہ خود مشغول می شدند و از زوج دیگر
 فقط سی نفر باقی ماندہ بود۔ و قیے کہ مرصدا را در ہما زات ہی گذاردند
 کہ بہ مریض خانہ ببرد ایں قدر از آنہا تلف می شدند کہ موجب ہشت
 ۱۵ نفرات۔ جان کے نقصانات ۱۵ وظائف۔ فرائض

بود۔ در بعضی جهازات از چهار نفر یک نفر می مرد و این هم مسافرتی بود که بیش از هفت روز طول نمی کشد و در بعضی مریض خانه اشفا و بهبودی بندرت دست میداد۔ در اولین چهار ماهی که محاصره در کجا بود با اندازه مردم تلف شد ندکه اگر بهمین میزان می ماند در مدت کمتر از یک سال و نیم کلیه آن لشکر را محو و نابود می نمود و قتی که این حقائق در انگلستان معلوم و مفهوم گردید تحسّر و زنگ و خشم ملت بے اندازه بود و وزیر جنگ آن وقت به (مس فلورنس نیت اینگل) مراجعه و خواهش نمود که دستة از دایگان تربیت یافته با خود ببرد و برائے پرتغالی مرضا به میدان جنگ ره سپار شود۔

مشاورانها فوراً خواهش او را اجابت نکرد و محض اینکه کسی نتواند در اقدامات او مداخله نماید و موجبات تقویت و تأخیر فراهم کند احکام موكده صریحه از وزیر جنگ گرفت و بتاريخ ۲۱ اکتوبر ۱۸۵۴ء مطابق ۲۸ محرم ۱۲۷۴ هـ مس نیت اینگل با چهل و دو نفر زنان دیگر که همه دایگان تربیت یافته بودند به قزم ره سپار گردید و بتاريخ ۴ مه روز امیر (۱۲ صفر ۱۲۷۴ هـ) وارد اسلامبول گردید

۵۰ تحسّر و خشم

۵۱ نیت و نهایت

۵۲ موجبات اسباب

۵۳ اقدامات و پیش قدمی

چوں در ہمہ اوان میان تنخا صمین جنگے شہید ترخ دادہ بود۔
 اولین کارے کہ مشار ایلہا بالیت بکند این بود کہ علاوہ برد و ہزار
 دسی صد نفرے کہ در عریض خانہ بودند مجروحین آں حرب را نیز
 توجہ نماید مس نیت اینگل و دستہ دایگانیش بخوبی از عمدہ ایس
 و طیفہ برآمدند و در حالیکہ ثبات قدم را با وقار و لطفت توأم ساختہ
 بود ہرگونہ اختلائے کہ در آں ارادہ بود رفع نمودہ بجایش نظم و
 ترتیب اجرا نمود۔ مشار ایلہا چنان رحمت فوق العادت را تحمل نمود
 کہ گاہے فراموش نمی شود، و مشہور بود کہ گاہے بیت و چار
 ساعت تمام برحمت گرفتار ماندہ مراقبت میکند کہ مجروحین را راحت
 سازد و ہرگونہ وسایلی را کہ حجت رفاه آنہا ممکن بود فراہم نماید و بہ
 خود را نہ فقط بدین مملوف میداشت کہ مرضا و مجروحین آسودہ شوند
 بلکہ موجب اتے کہ لشکر و مریض خانہ را تا آں درجہ مضطر ساختہ بود
 مرتفع سازد۔ اندازہ پرتاری او را ہمیں قدر میتوان تخمین کرد کہ چند
 ہا بعد از ورودش وہ ہزار نفر مریض تحت توجہ و مراقبت وے
 بودند و فقط در یک مریض خانہ صغوف بہتر اطولش دو میل و نیم بود

لے معسرہ شکر گاہ

تہ تخمین اندازہ

و فاصله میان هر بترے دو فوت و شش اینچ بود۔
 نفوذ و اقتدار شخص وی بر سربازان خیلی قوی بود، همگی او را
 اطاعت می کردند و همه میدانستند که مشار الیها از راحت و ثروت
 دست کشیده محض آسایش ایشان این متاع بے و مشاق را بر خود
 پسندیده است۔ شکل ظریف و نحیف دے، حتی دجالاکی اعضایش
 اظهار دل پسند مرغوبش و محبت ذاتی او را اثراتے مستحسن بر قلوب
 آنهایی نموده بود که به پرستاری ایشان می پرداخت مثلاً بعضی اوقات
 سربازی اثناع می کرد که لعل پدھی که موجب درد و الم و سے
 ضروری و لازم بود تن در دهد و آن وقت مشار الیها بے سلی او
 پرداخت چند جمله تسلی آمیز بوبے میگفت، و مشار الیه با کمال ضایع
 بدان ابتلا تن در میداد۔

یکی از سربازان می گوید که قبل از اینکه مس نیت اینکل
 بیايد سربازان از فرط زحمت و درد همیشه یکدیگر را فحش و دشنام
 داده الفاظ قبیح استعمال می کردند، و بعد از ورود او حالت ایشان

۱۵ فوت - نث - پیانه	۱۵ اینچ - اینچ
۱۵ نفوذ - اثر	۱۵ متاع بختیاں - تکالیف
۱۵ مشاق - مشقتیں -	۱۵ عمل یدی - آپریشن - جراحی -

بطور تغیر پذیرفت کہ گویا مریض خانہ شل کیلوا بود و ابداً حریف
 بقیع در آنجا استعمال نمی شد۔ دیگر سے میگویا مشارالہا کا ہے بایک
 و سپس با دیگر سے از ما صحبت میداشت و معلوم است کہ چون ہزاراں
 مرضا و آنجا بود یعنی توالت با ہر یک صحبت بدارد و لے فقط
 خود ماں را ہدیں خوشنود می ساختیم کہ سایہ اورا کہ بہ استراحتی افتاد
 ہویم دہیں کہ ایں کاری کردیم سر خود را بر بالشت نہادہ و سر خود ہم
 در سنہ ۱۸۸۵ء مشارالہا بہ یک نوع تب کہ مشہور بہ
 تب مریض خانہ است مبتلا گردید و لے بھر دے کہ توالت باز بکار
 سخت خود محادوت نمود و گاہے از اقدامات خود دست نکش تا اینکه
 جنگ با ختام رسید و آخرین دستہ سر بازان انگلیس بہ وطن خود رہ
 سپار گردیدند۔ وقتے کہ با انگلستان مراجعت نمود چنان پذیرائی شایانی
 نہ او نمودند کہ شاید در حق بیع زنی و لہ از خالوادہ سلطنت باشد
 معمول نگشتہ و جمیع احزاب و فرق اختلافات خود را بیکو نہادہ و در
 تعلیم و تکریم و لے متفق گردیدند۔

علی حضرت دیکتوریہ یا ملکہ انگلستان گردن بند ممتازی بہ یادگار

لہ و ہر گرجہ ۱۵ احزاب۔ جمع حزب کی و گروہ

لہ فرق جمع فرقہ ۱۵ گردن بند بہار و گلو بند۔

کار ہائے در جنگ قرم کردہ بود بہ مشار الیہا مرحمت فرمود و
 سلطان عثمانی ہم دستبند الماس قیمتی باد کمر مت فرمود و ملت انگلیس
 دفتر خیرہ با بقائے اسم او باز نمودہ معا دل سی ہزار تومان فراہم کردند
 و بر حسب خواہش او وجہ مزبور را را بہت تاسیس و استقرار مدارس
 دایگان مصروف داشتند۔

از زمان حرب قرم تا کنوں ہیچ حربے در اردیا رخ ندادہ اگر
 اینکہ دایگان تربیت یافتہ را بہت پرستاری مرضار گماشتہ اند و
 وہ سال بعد از آن رخ خاتے کہ مشار الیہا متحمل گشت و دل اردیا
 در ژنو مجلس بین المللی تشکیل و برخی قواعد و قوانین را بہتہ ترفیہ
 مرضار و ہجرو حین جنگ تقمین نمودند و بر حسب این قواعد کلیہ
 دستبند کردہ۔ چوڑی۔ پونہی۔

۱۰ دفتر خیرہ۔ نیک کام کے لئے چندہ جمع کرنے کا رجسٹر۔

۱۱ با بقائے اسم۔ نام باقی رکھنا ۱۲ معا دل۔ برابر۔ مساوی

۱۳ تومان۔ ایران کا ایک سونے کا سکہ۔ تقریباً للچہ قیمت کا۔

۱۴ وجہ۔ آمدنی ۱۵ تاسیس۔ بنیاد رکھنا۔ قائم کرنا۔

۱۶ استقرار۔ مقرر کرنا۔ قائم کرنا۔

۱۷ ترفیہ۔ رفاہ و بہبود۔ بھلائی۔

آلات نقالہ مریض خانہ و بیمارستان نظامی، ایسٹرن ٹیوب دشت
 و ساکنین و اجرائے انہارا از متحصین مہرہ ساختہ اند۔ حالہ در
 ہمنہ عالم معلوم است کہ صلیب احمدیہ کہ تر بود مقرر کردہ لفظ عشرتین
 است کہ لوحش و بر بہت جنگ را تخفیف می دهد۔

در غالب چندین سالہ کہ از آن جنگ تا فوت او گذشت
 مشار الیہا خیلہ مزاحش منحل بود و دے کتر کسے می توانست نمود
 ادایں ہمہ کار ہاسے ذمی قیمت بنامید مشار الیہا چندین فقرہ و خصوص
 حالت صحیحہ ہندوستان بہ حکومت آنجا تصویبات مفیدہ دادہ و
 تجارتش در قرقم اورا مستفاد ساختہ بود کہ اگر ترقیبات تہیہ بطور حمت
 و درستی اجرا باید ممکن است تلفیات قشونی را نصف نمود۔ در این
 باب لواحق مفیدہ بہ حکومت انگلیس تقدیم نمود و نظریات دادہ
 تہنا بہ حالت صحیحہ قشون آشمار مفیدہ بلکہ در چندین نقطہ از بلاد ہندوستان
 نیز نتائج نافعہ دادہ علاوہ بر این چندین جلد کتب مفیدہ را در

۱۔ بیمارستان نظامی۔ شفا خانہ فوجی

۲۔ متحصین۔ دشمن

۳۔ مہرہ۔ الگ

۴۔ تصویبات۔ نیک مشورے

۵۔ نتائج۔ جمع ناحہ۔ اصول و قوانین۔

ایں امر کہ مختص بخود ساخته بود تالیف نمود و یکے از آہنادر
عالم خود ایں قدر اہمیت دارد کہ یکے از نویسندگان انگلیس
میگوید: بیچ خانوادہ بناید بدون آن باشد۔

گذشتہ از ایہنا از ہوارہ در ہر جا کہ با صلاحات خانگی می
پرداخت مشار الیہا مساعدت و معاونت بذول داشته حتی المقدور از
اعانت نوع فرد گذار می کرد۔ اولین و ہم ترین چیزے کہ مشار الیہا
جبت مرضا لازم شمرده ہواے صا صا می باشد و بعد از آن
نظافت را مقتضی دانستہ و پس نصاب مفیدہ در باب خواب خورداک
دادہ است۔ بیوہنہا مردم کہ اسم ویرا شنیدہ اند از نوع خواہی و تقف گشتہ اند
در ضمن یکے از خطوط خود بہ کسے مخصوصاً نصایح او را خواستگار

شدہ بود چنین نوشتہ است: "اولین وصیت من بہ زنہاے کہ
باید کار مخصوصی کنند ایں است کہ باید خود شاں را مانند مردان تربیت
نمایند و گمان نکنند کہ بیوہنہا بطورے دیگر از عہدہ آن کار بر آیند
مثلاً بیچ کس بناید بتدریس لغت یونانی پردازد مگر اینکہ تسلط ثانی
در آن زبان داشته باشد و ایں ہم از تحصیل و مطالعہ حاصل می گردد
و ثانیاً اگر باید کار مرداں را بنمایند گمان نکنند کہ چوں زن ہستند
لہ تسلط تامہ۔ پوری ہمارت۔

از این رد باید امتیاز سے مخصوص در رعایت فوق العادۃ داشتہ باشند
 و لهذا امور خود را بے پروا و بدون وقت معمول بداندند، بایست
 قواعد کار را فرا گیرند، چنان کہ مردان می آموزند و آن وقت
 خداوند در تمام کار رکک می کند زیرا کہ گاہے کفایت مساعدت خود را
 بآہنہای می بخشند کہ کار خود را بطور سے لاابالی و نامکمل انجام دہند۔
 بارے این زن مرد صفت ہموارہ اوقات خود را بہ دلت نوع
 خویش مصروف می داشت و دقیقہ خاطر خود را از آن کار مفید و
 مشروع مقدس خالی و فارغ نگذاشت تا دو سال قبل این جہان فانی
 دداع نمود۔ تمام جرائد انگلستان مقالات مفصلہ در تجوید و تحسین
 او نوشتہ اعمال نافعہ دیرا شرح و بسط دادہ بودند۔
 ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بشفیق
 ثبت است بر جیدہ عالم دوام بابا

۱۵ فراگیرندہ۔ حاصل کریں۔ سکھیں

۱۶ لاابالی۔ بے پروائی۔

حاضر جوابی و بدیہ گوئی

انتخاب از بزم ایران نصف آیت اللہ زادہ یزدی آقا سید حاجی محمد رضا طباطبائی
 (۱) ملا لطف ابشر نیشاپوری مرد سے فاضل و شاعر سے زبردست
 و در بندہ گوئی و اچھن آرائی ممتاز می زیت و معاصر با امیر تیمور
 گورکانی بودیم روزے بہر اہی میرزا شاہ پسر امیر تیمور بطولہ اسپہا
 مرزا رفت در میان اسپہا یکے از ہمہ ممتاز بود و در عنائی و رنگ و
 تناسب اعضا میرزا بہ ملا گفت و تعریف ایں اسپ چیزے بگوچند
 بیت بدیہ گفت میرزا بسیار خوش آمد و تعریف کرد جمعے از مذاکرہ
 با ملا کہ درت و حدود داشتند بہ میرزا گفتند کہ ایں اشعار بدیہ نیست
 بلکہ پیش اندیں فکر کردہ است اگر راست میگوید در ہمیں قافیہ
 الحال بگوید ملا بدیہ گفت -

فیروز زکان در ز صدف لعل رنگ
 تیزی زستان زہ زکان پر خندنگ

از عدلی تو نیز دایم شہ با ز رنگ
 در سبیت تو بر پند ز نادر صفی جنگ

میرزا زیاد از حد تشگفته شد و او را بسیار تحقیر نمود و صلیه مقولی باو بخشید
 (۲) امیر نظام الدین استرآبادی از جانب سلطان تکش که
 از بادشاهان ترک است فیروزه کوه دیکو د جامسه که بامین استرآباد
 و غور ارم است داشت و فتوحات افرادال از دست و بازوی او
 بعرضه ظهور آمد حصاد از نزد شاه سمایت نمودند و کار را بجای رساندند که
 شاه بر تکش مصمم شد و جمعی را فرستاد که سر او را به پید نزد او آورند
 امیر نصیر الدین مقتت شد و مال زیاد سے صرف کرد تا آن جماعت
 را یاضی نمود که او را زنده بچشمور برند آف روز که بدار السلطنته دارد
 شد و شاه جشن بزرگے داشت چون چشم شاه بر او افتاد خواست که
 مود کلان را بیاست کند که چرا در تنقید حکم تاخیر کردند امیر نصیر الدین
 فی البدیهه این رباعی بفرض رسانید -

من خاک تو در چشم خردی آرام عذرت نه سیکه نه وه که صدی آرام
 سرخو اسنه بدست کس نتوان داد می آیم و برگردن خود می آرام
 (۳) مهدی بیگ قزوینی از شعرائے خوش طبع بذل و بطیفه
 گو می دوره فتح علی شاه قاجار بود و قتی فتح علی شاه خلعت و خیار داد
 و او آزاد در میخانه بهما می داده فروخت شاه از اشاعه این معنی

آشفست و باد عتاب نمود وی فی البدیہہ در جواب گفت ہ
خلعت نوشہ در باد ہ دیرینہ گرد کہ بود باد ہ دیرینہ بہ از خلعت تو
شاہ خنایید و خلعت دیگر باد بخشید۔

(۴) بعد از آنکہ عبداللہ خاں اوزبک خراسان را تاخت واز
نمود و آن بلاد را در تحت حکومت خود آورد و در سیستان روزی
عبورش بہ غیر رستم افتاد بطور شہادت این شعر را خواند ہ
سراز خاک بر دار و ابرای بہیں بکام دیسہ این توراں بہیں
و گفت ہذا نم کہ رستم اگر تا در بر گفتن بود چہ می گفت یکے از دراستے
ادکہ ایرانی نزاد بود و گفت اگر ہر آئینہ خشم نگیری جواب او خواہم گفت
گفت بگو گفت اگر تا در بر گفتن بود می گفت ہ
چو بیشہ ہتی ماند از زہ شیر شغالان بہ بیشہ در آیند و ایر

عبداللہ از شنیدن این شعر بہ ہار منتقل و شرمندہ گردید
(۵) روزی چند شخصے بہ دستہ گل و زرگس بہجت شہاب الدین
غزنوی کہ از شہر اے معروف است آمد و جمعے نزاد بود و ناخواستہ کہ
کہ در خصوص آں چیزے بگوید شہاب الدین بدیہہ ایں رباعی گفت۔
شاہکی چند زرگس رعنا گلی چند تازہ و چید ہ
آں ہمہ دیدہ ہائے بہ چہرہ دیں ہمہ چہرہ ہائے بہ چہرہ

(۶) کما شرف الدین از اہل قصبہ یافت کہ از توابع کرمان
است بود و از شرعے خیلے معروث وہ بہ صفت کمالات مشہور
و شاہ طہاسب صفوی باد خیلے التفات می فرمود و روزے در مجلس
شاہ باد گفتگو نمود بسبب گراں گوشی ملتفت نہ شد چوں او را
ملتفت نمودند بدیہہ این قطعہ را در محذرت انشاء نمود۔

از گرائی صدت نشد گوشتم قول شدہ را کہ بود از شمیم
جای آں بود کہ گرائی گوشت پائے تاسر نہ در دم زمین
(۷) روزے فیلسوف و دانشجو ابو علی سینا بہ تعبیر
ابو سعید ابو الخیر کہ از بزرگان اہل سلوک است در آمد در بین صحبت
بزرگان آں عارف کامل سخن از طاعت و معیت گذشت و از نکال
و حرمان اہل عصیان و عفو غفران خداوند حرفے بہ بیان آمد
شیخ اربین این رباعی را انشاء نمود۔

ما یحکم بعفو تو تو لا کردہ و زطاعت و معیت ترا کردہ
آنجا کہ عنایت تو باشد باشد تا کردہ چو کردہ کردہ چوں کردہ
ابو سعید ابن رباعی را بدیہہ در جواب او گفت۔

می نیک کردہ و بدیہا کردہ و انگاہ بخلاص خود نمک کردہ
بر عفو کن تکیہ کہ ہرگز بنو و تا کردہ چو کردہ کردہ چو نکردہ

(۸) روزے در عنین مسافرہ و صحبت میں بیت از زبان
جہانگیر برآمد۔

بلبل نیم کہ نفرہ کنم در دسردہم پردانہ ام کہ سوزم و دم بر نیام
نور جہاں فی البدیہہ در جواب گفت۔

پردانہ من نیم کہ بیک شعلہ جان ہم شمع تمام سوزم و دم بر نیام

(۹) رشید الدین و طواطا اصلش از بلخ است از شعراے

زبردست و سخن آفرین بودہ است و چون خیلے حقیرانچہ بود او را

”و طواطا“ می گفتند کہ نام مرغ کو پیلے است و در عهد التمش محمد غیاث از م

شاہ شہرت نمود و عمر زیاد می کرد تا عہد سلطان تودہ التمش بودہ است

سلطان ہوس دیدار او نمود۔ رشید را در محفہ گذاردہ بخدمت سلطان

آوردند چون چشمش بر سلطان افتاد بدیہہ این رباعی بر خواند۔

جدت درق زمانہ از ظلم شبست عدل بدست شکستہا کرد درست

ای بر تو قبائے سلطنت آمدہ چیت ہاں تا چہ کنی کہ نوبت دولت است

(۱۰) ہستی از شعراے خوش است شبے در ہرات برف باہید

شاہ قبل از اں خیال رفتن نکار داشت برف باری را مانع از مقصد

دانست و متحیر بود و رفتن ہستی بدیہہ این رباعی را لاشاؤ نمود و خواند

لے مسافرہ = آپس میں کہانیاں کہنا۔ ۱۵ صحبت۔ باہم گفتگو کرنا۔

شاہ چو فلک اس سعادتمند کی کہ
 "نادر حرکت سمند زین نفلت
 از جملہ خسرواں ترا ستحسین کرد
 برگزینند پامی زمین جبین کرد
 شاہ را بسیار خوش آمد و اورا العام زیادے
 بداد و بشکارت رفت
 (۱۱) بین سلاطین ایران دین گفتگو ہاے
 ادبی و علمی و دبدول
 می شد چنانچہ شاہ عباس صفوی ابن رباعی را بطور تخریر ہای اکبر
 یاد شاہ ہند فرستاد۔

زنگی بہ سپاہ و خیل و لشکر نازد
 رومی بہ سان و تیغ و خنجر نازد
 اکبر بہ خزینہ پر از زر نازد
 عباس بند و افتقار حیدر نازد
 چون این شعر باکبر رسید از شغراے دربار خود جواب اورا خواست
 فیضی کہ از امرا و فضلا می شغرا بود بدیہہ ابن رباعی را گفتہ بفرض
 رسانید۔

فردوس بہ سلبیل و کوثر نازد
 دریا بہ گہر فلک بہ اختر نازد
 عباس بند و افتقار حیدر نازد
 کوئین بہات پاک اکبر نازد
 اکبر بچند از این جواب خوش وقت شد و در ہماں مجلس منصب
 ہفت ہزاری کہ از مناصب بسیار بزرگ ہندوستان بود باحضرت
 زیاد بہ فیضی داد و جواب را بایران فرستاد۔

(۱۲) رکن صائن از شغراے فضل عمد امیر تیمور گورگانی بود

کارے خلافت طبعیت پادشاہ از د سر زد۔ شاہ امر کہ د کہ ز بخیرش نمایند
در ہماں قلعه کہ منزل امیر تیمور بود جس کند روزے نظر شاہ بہ صائن
اُفتاد او ہماں حالت جس وز بخیر بنای ہمز د زاری گذاشت شاہ
گفت چیزے یگو صائن بدیہہ خواند۔

در حضرت شاہ پچوں قوی شد ایم گفتم کہ رکاب را ز ز فرما یم
آہن پوشید این سخن از د ہنم در تاب افتاد و حلقہ زد ہر پام
امیر تیمور را خوش آمد و او را خلعت داد و را ساخت۔

(۱۳) سلمان ساؤجی از شہرے مشہور زبردست و مداح و
از مقربین درگاہ امیر حسن اتابک آذر بایجان است و سبب تقرب
او این شد کہ روزے اتابک با جمعی از خواص لشکار رفتن سلمان ہم
خود را بشکار گاہ رساند تا بخدمت اتابک رسد جمعے از خواص کہ:

را دیدند ترفیہ زیادے از او نزد اتابک نمودند اورا طلبید چوں
حاضر شد اتابک مشغول تیر اندازی بود بایں کیفیت کہ موقعے را نشان
قرار داد و تیر بہ آں جانب می انداخت و جو انے "سعادت" نام کہ
خیلے تشکیل دیا بود و دیدہ تیر ہا را می کند و می آورد اتابک چشمش
کہ بہ سلمان اُفتاد گفت چیزے مناسب این موقع یگو سلمان
بدیہہ گفت۔

چو رنار چاچی کہاں رفت شاہ
تو گفستی کہ در برنج توس است شاہ
دو زاغ و کہاں با عقاب سپر
بدیدم بیک گوشہ آوردہ سر
نہا دند سر بر سر دوشی شاہ
ندانم چہ گفتند در گوش شاہ
چو از پشت بکشاہ حسرو گرہ
برآمد نہر گوشہ آوردہ شاہ
شہا تیر در بند تدبیر تست
سعادۂ دواں از پے تیر تست
امیر را خوش آمد و را از مقر بان خویش گردانید۔

(۱۴) روزے در مجلس جمعے از فضلا سلمان ساؤجی و سراج
قرظینی کہ ہر دو از شعرائے ممتاز بودند در آمدند حاضرین برائے
گذرانیدن وقت و طبع آزمائی این دو شاعر از آہنا خواہش کردند
کہ یک بیت را موصوع قرار دہند و ہر دو پیش او بدیہہ گویند۔ این
مصرع را موصوع قرار دادند چہا۔ اے باد صبا این بند آوردہ تست
سلمان بدیہہ گفت۔

اے آب ردائی سر و بر آوردہ تست
اے سر و چال چمن سراپردہ تست
اے غنچہ خوس باغ پردہ تست
اے باد صبا این ہمہ آوردہ تست
سراج بدیہہ ابن رباعی را گفت
اے بہار خار پردہ تست
اے خار و رون غنچہ خوں خوردہ تست
اے باد صبا این ہمہ آوردہ تست
گل بہر خوش دلاہست و ز گل محمود

۱۵۱) "امیر شاہی" سبزواری انصلائے شہر است و از معاصین
 دندمای خاص بای سفر کہ از پادشاہان ترک بود و شاہ
 از و بسیار احترام می نمود روزی بکھلس شاہ در آمد چون نشست
 یکے از امیر زادگان بے کمال آمد و بزور خود را مقدم و بالا دست
 امیر شاہی جائے نمود این حرکت بر شاہ ناگوار آمد بہ امیر شاہی توجہ
 نمود و گفت در این خصوص چیزے بگو۔ امیر شاہی بدبہتر این نقطہ
 را انشاء نمود۔

شاہ مبارک چرخ فلک در ہزار سال چوں من یگانہ نہ نماید لہذا ہمز
 گر زید دست ہر کس و ناگشتنہ ایم اینجا لطیفہ است بد اینہم این قدر
 بحر است بحس تو در بحر بی خلاف گو ہر بزی رہا شد و خاشاک بر نہ رہ

حصہ نظم الحمد للہ اکملہ

مے وہ کہ طلی شد	دوران جانکاہ	آسودہ شد ملک	الملک للہ
شد شاء لوزا	اقبال ہراہ	کوس شہی کوفت	یرغم بد خواہ
شد صبح طالع	طی شد بانگاہ	الحمد للہ	الحمد للہ
یک چند مارا	غم رہمنوں شد	جاں بارغم گشت	دل شق خوں شد
نام وطن را	روح نیلگوں شد	دام وزہ دشمن	خوار و زباں شد
زین جنبش سخت	زین فتح ناگاہ	الحمد للہ	الحمد للہ
چندے زبیداد	فرمودہ گشتیم	با خاک و باخوں	آلودہ گشتیم
زیر پلے خصم و	ہمودہ گشتیم	وامروز دیگر	آسودہ گشتیم

شہ شاہ نو یعنی احمد علی شاہ ہاشمین محمد علی شاہ

از ظلمِ عالم	وز کیدِ بدخواہ	الحمد للہ	الحمد للہ
آنا مکہ مارا	گشتند و بختند	قلبِ وطن را	از کینہِ خستند
از بد شادی	پیاں مسکتند	از چنگِ ملت	آرزو بختند
از حضرت شیخ	تا حضرت شاہ	الحمد للہ	الحمد للہ
آنا مکہ باجور	منسوب گشتند	در معدو ملک	کرد لب گشتند
آخِ بکات	منسوب گشتند	از ساحتِ ملک	جار و ب گشتند
پیرانِ جاہل	شیخانِ گمراہ	الحمد للہ	الحمد للہ
چوں کدخدا دید	جورشان را	از جا برا بخت	تارخاں را
سد ستم ساخت	آن مرزبان را	تا کہ در نگین	تبع و سناں را
از خونِ دشمن	وز سفرِ بدخواہ	الحمد للہ	الحمد للہ
پس رسیدین	لختِ جہیدند	گفتند لختِ	لختِ شنیدند
تا کہ ز ہر سو	شیراں رسیدند	آن رو بہاں باز	دم در کشیدند
شد طعمہ شیر	مکار رو باہ	الحمد للہ	الحمد للہ

لے شیخ مراد ہے شیخ فضل اللہ نوری اوشاہ سے معزوں محمد علی شاہ - یہ دونوں شخصی
سلطنت کے حامی: دہ پارلیمنٹ کے مخالف تھے۔

لے تارخاں - تبریز کا پیر

لے کروب یعنی باکروب (صراحۃ معنی) یعنی ریزہ ریزہ - پارہ پارہ۔
لے مستبدین یعنی شخصی سلطنت کے حامی
لے جہید - اچھلنا - کودنا۔

اقبال شد یار	باختیاری	گیلانیان را	حق گردیدی
جیش عدد شد	یکسر فراری	در گنج علم گشت	دشمن حصاری
شمار کار ملت	بر طرز دلیخواه	الحمد لله	الحمد لله
یکسو سپه دار	شد فتنه راسد	یکسو پوش برد	سردار اسد
مشرغام پر دل	آمد ز یک حد	بر کف گرفتند	تبع هست
بستند بر خصم	از هر طرف راه	الحمد لله	الحمد لله

عید نوروز

(۱)

عید نوروز است هر روزی به نوروز باد
 پنجین سال حیات ما به نوروز باد
 برقی تیغ ما جهان پر دوز و دشمن سوز باد
 سال استقلال ما را باد آغاز بهار
 شام ایران روز باد
 روز بهروز باد
 جیش ما کین تو باد
 با نسیم آفتاب
 له سپه دار سپه سالار افواج رشت -

له سردار اسد در شرغام السیفه دوز و دشمن قوی فتح جولانی ۱۳۵۹ ع کے خاص تیرہ دتے
 سہ تیغ منہ بندہ تیوارہ بنوستان کی تیوار مشہور ہے۔

(۲)

یاد باد آں نو بہار رفتہ و آں پیر مردہ باغ
و آں ہمہ نیت کہ بر بلبل رسید از جو زراغ
و آں زخوں فوجو اتان بر کراں باغ و زراغ
و آں ز قادی را و مرداں در کنار جو یسار

(۳)

یاد باد آں باغباں کز کینہ آتش در فگند
و آں نسیم ہر گانی کا مداو از پنج کفند
آں یکے بہر زہ کردا بنار پنج سخت بند
و آں دگر بر خیرہ کردا ویز چوب خشک دار

(۴)

بر کراں گلشن تبریز آتش در گرفت
کشت از آں کہ ناگہ اندراں کشور گرفت
چوں ز مردمی و دلیری رہ بر آں شکر گرفت
لشکر ہمسایہ ناگہ سر بر آورد از کشتار

(۵)

کایں منہم افشردہ پا اندر درو صلح دوداد

و آں خزاں تیز جنگ
در رہ ناموس و رنگ
لالہ ہائے رنگ رنگ
سرو ہائے خاکسار

در نفعائے این چمن
لالہ و سرود چمن
گلشن این مٹھن
میوہ ہائے خوشگوار

از نسیم جو شاہ
خون مسکینان تباہ
لشکر مشروطہ خواہ
با ہزاراں گیر و دار

نیت از من خوف بڑے

آمدستم تا به بندم ره بر آشوب و فساد
 الله الله ز آن تظاول الله الله آن عباد
 این چه جور است عداوت این چه بغض است تقاضا

(۶)

عافان از این کاسان هر روز باز پها کند
 ملت بیدار دل گردن فراز پها کند
 کردگار داد گستر کار ساز پها کند
 تما که اهل درد را گرد زمانه ساز نگار

(۷)

اینک اینک سال نو شد آفرین بر سال نو
 سال نو هر دم زنده بر ملک ایران فال نو
 ماضی ما کنه شد بنگر در استقبال نو
 فردا استقلال نو باشد در استقبال کار

(۸)

منت ایزد را که قوم خفته را بیدار کرد
 خیر و گر گمان را ز منبر ملکوت آواره کرد
 اینک اینک نوبت کار است بایده کار کرد

بر طریق مستقیم
 ای خداوند کریم
 زین گرد و بار بار

بر خلاف راست مدد
 روی پیکار بسد
 بر حرام اهل درد
 چرخ نام و نعت یار

هم بر این اقبال نو
 دل کند آمان نو
 فرو استقلال نو
 منت از پروردگار

نظمی حتی زین
 آن عزیز ذو انتقام
 در روز ناموس و نام

”ناکہ مقصودے بدست آریم بعد از انتظار
بر خلاف ہمنحوہ
ملک اشتراد بہار مشہدی

مبارک است

(۱)

ایں روز نامہ بر ہمہ ایراں مبارک است
براہی دشت و مردم دہتاں مبارک است
برزاریع گرسنہ و عریاں مبارک است
امبال از برای فقیراں مبارک است

(۲)

فرخندہ باد سال چہ اصناف خون جگر
فرخندہ باد سال غریبان در بدر
فرخندہ باد سال فقیران رنج
بر ساکنان گوشہ زنداں مبارک است

(۳)

رسیتیم از کند مظالم ہزار شک
گشت جاہلاں ہمہ عالم ہزار شک
جیتیم از تقدی ظالم ہزار شک
مشروطہ از براے مسلمان مبارک است

(۴)

ساقی بریز شربت شیریں بجام ما
بلبل سخاں کہ گشت مبارک غلام ما
مطرب بکوب طبل تبارک بنام ما
با این غلام سیر خیا باں مبارک است

(۵)

من بعد دختران همه صاحب بنر شوند
در کتب علوم همه بهر در شوند
اندر حقوق علم شریک پس شوند
این اشترک عالم نواں مبارک است

(۶)

جاری شد آہائے عدالت ز چشمہ بار
دیگہ نمی دهند بجان ماں نشت
آورد شاہ تاز و ز امریک مستشار
این مستشار تاز و بہتران مبارک است
اگرینکہ شیر (۶)

از یک طرف گرسنہ فقیران لات و لوت
محتاج روز و شب همه بر قوت بیوت
اطفا نشان بر مہنہ دلا غر جو عنکبوت
آں اشک شود و آن دل بزیل مبارک است

(۸)

ایہاں بود ہمیشہ ز ایرانی اے نسیم
آید ز غیب خیرت رحمانی اے نسیم
ہر چند خواہ گشتہ مسلمان اے نسیم
یا ہونظہو حجت امکان مبارک است
(آقاے بید افتخار ندین بختی نسیم)

لوحہ ملی

و احسرتاکہ بر ہم خورد اتفاق ملت
بر خورد و دایں رالعین و اتفاق ملت

بعوث شد بامت پیغمبر نکو نام تعلیم کرد بر خلق احکام شرع اسلام
یک دین و یک خدا را بخلق کرد اعلام تا بر نفاق دابر گردد و نفاق ملت

داد از نفاق ملت داد از نفاق ملت

آفاق را گرفتند اصحاب بمیرینه تا مصر و الجزایر رنستند تا مدینه
انوار علم تو حید رخسیدشان سینه لرزید بر لب مسکین از طعناق ملت

داد از نفاق ملت داد از نفاق ملت

اصحاب جلیه بودند خدمت گذار اسلام شاهان شدند ضایع از اقتدار اسلام
انصاف راستی بود عهد شفا بر اسلام تا عرش سقل شایق بر داق ملت

داد از نفاق ملت داد از نفاق ملت

کردند جان فشانان اسلام را داره بردند اسم الله بالاسمی هر مسناره
اسلام را نمودند امروز پاره پاره انعام مختلف شد اکنون نفاق ملت

داد از نفاق ملت داد از نفاق ملت

دا حترما که اسلامیت تبدیل شد به افشاد هر دو فاء الفتی یکسا و فقه افتت با بر باد
قرآن و دوس تو حید یکبار و رفت از یاد شرع شریب شد محو از انفراد ملت

داد از نفاق ملت داد از نفاق ملت

بهر داخل امروز گشت دست بسته هر یک که بقتل شرع مترقی بسته
جمع چو گرگ خوانند که کین بسته تا که زنده بر هم نطق و نفاق ملت

مله نطق و نفاق سه مراد سه بیاد محفل

داد از نفاق ملت داد و ز نفاق ملت

دانی که که خدمت از بهر دین احمد دانی که بود در عشق بر عاشقان سرمد
مظلوم که بلا بود و باده محمد بنمود جان خود را بادل و ذوق ملت

داد از نفاق ملت داد از نفاق ملت

از بهر حفظ اسلام در راه عشق سر داد هم نازنین برادر هم میه حبیبی سر داد
پیغمبر کرم از قتل او خبر داد فرمود اندک این ماه اندر خان ملت

داد از نفاق ملت داد از نفاق ملت

افرن تو پیروی کن از سرور شهیدان در نه زلف مسلم که میثوی مسلمان
بگر چگونہ با شوق سر داده شاه شایان تا بگریم امروزه اشتیاق ملت

داد از نفاق ملت داد از نفاق ملت

آفتاب سید الشهدا الدین شمس نسیم

تصمیم

اے اشرف بیچاره در فکر اطاعت شو عزت ز چهل بند شست مشغول عبدت شو
در مدرسه از آغوش بچو ایستاده بیت شو اے خانه خواب ایستاده ذلت شو
خواهی نشوئی رسوا بهر رنگ جماعت شو

سلا مواتی چنانکه گشتن هر عین کی آخری تاریک رایتی جنس پانہ نظر نہیں

آیا تو نہ فیصدی طہران عرفا دارد صدر الفتحا دارد تاج الشعرا دارد
 دزدانِ دخل پیشہ گرگان دغا دارد لے خانہ خراب اینجا آمادہ ذات شو
 خواہی نشوی رسوا ہرنگ جماعت شو

اشعار لطیف را طغلاں ہمہ میداند در مدرسہ دختر با ہلہ می خوانند
 زین ہفتہ باون ہفتہ در فکر توئی ماند تعطیل کن ہرگز بارحم و عروت شو
 خواہی نشوی رسوا ہرنگ جماعت شو

یا ہو تو کہ درویشی در میکدہ ہیرق زن حق گوئی توئی اموز فریاد انا لحتی زن
 ہاں بوی بہشت آمد از بہرہ معلق زن در عین چندی آسودہ و راحت شو
 خواہی نشوی رسوا ہرنگ جماعت شو

این شعر نوشتن چیت اے شاعر دیوانہ بر خیز بیا با پاک شب تو بہ میخانہ
 در جام سے وحدت بین لذت ثانیانہ طیل ملکوتی زن مست از سے وحدت شو
 خواہی نشوی رسوا ہرنگ جماعت شو

ہر چند کہ شعر تو چوں بیوہ تر باشد مضمون عبارت چوں شہد و شکر باشد
 این بیوہ سخن گفتن دارای خیر باشد و ندای بگر گند از غرق غم و محنت شو
 خواہی نشوی رسوا ہرنگ جماعت شو

آیا تو نمی بینی ارباب جسہ اندرا من بعد از گر صوفی پس از پیوستہ و ایدرا
 در زلزلہ افکندی از کان عقائد را با تو بہ واسطہ از تکرار تو کہ جماعت شو

خواهی نشوی رسوا هرنگ جماعت شو

شد چشم خود او کور از طرز کلام تو جان عرفا چون مرغ افتاده برام تو
روح شمع دارد و خورشید ز نام تو غواص معانی باش در آب بیاقت شو

خواهی نشوی رسوا هرنگ جماعت شو

نابیطرفان بر کف از صلح لودا دریم امید ترقی بهم زین و ذرا داریم
در صحن بهارستان کافی و کلا داریم با خاطر جمع هر دو مشغول کتابت شو

خواهی نشوی رسوا هرنگ جماعت شو

اذا باد بهار می باز گلزار شده خوشبو آمد بسوی گلشن بانانه چون آهو
فرغان چمن گوید شجاک یا من هو بانغمه روحانی عازم سوی جنت شو

خواهی نشوی رسوا هرنگ جماعت شو

د آقا سید اشرف الدین رشتی رستم

اقرار و انکسار

همیشه مسلک میبری خدا بدو بهایه دین خدا جان فدا بدو به
تمام تبلیغ شرع رسول محنت دریم تمام پیر و فرمان آل اطهاریم
خدا گوا است تمامی دروغ می گویند
حق حق سخن به نیت سرور و عیسی گویند

میانہ دو برادر رنفاق و کینہ ز چہیت
حدیث بصرہ و لہر او در مدینہ ز چہیت
برائے مذہب خودی کینم جا بنازی
شویم شہرہ آفاق در سرا فرازی
خدا گوا است تمامی دروغ میگویند

بحق حق سخن بے فروغ می گویند
کتاب و قبلہ و دین خدا یکیت یک
برادران وطن دین مایکیت یک
نقلد علی یم جنگلی و اللہ
رسالہ و لیل ماست روز و شب تا اللہ
خدا گوا است تمامی دروغ میگویند
بحق حق سخن بے فروغ می گویند

شد از حساب معین بعرصہ امکاں
بود نفوس مسلمان بہار صد عیاں
تمام متحیدیم و تمام یک رنگیم
سیاچم ہمہ حاضر از پہلے جنگیم
خدا گوا است تمامی دروغ میگویند
بحق حق سخن بے فروغ می گویند

نمی کینم ز حق انحراف یک کلمہ
تمام عاشق علیہم و دشمن ظلمہ
زمام ماست ملاحت بہت مجتہدین
نشستہ ایم تمامی بہت مجتہدین
خدا گوا است تمامی دروغ میگویند
بحق حق سخن بے فروغ می گویند

بروز جنگ ز شیر زیاں نمی ترسیم
ز قوب و بوبہ و آیر و پلاں نمی ترسیم

ہوائے روضہ باغِ جہاں بود مارا چہ تومن و خوف ز ببار و مال بود مارا
 خدا گواہ است تمامی دروغ میگویند
 بختی حق سخن بے فسروغ می گویند
 تبارک اللہ از این مجلس بہارتاں کہ شد ز غول در آدیوار انجارتاں
 زینم پرور مجلس بوا می شد و طہ کہیم جان و تن خود فدای شہ و نہ
 خدا گواہ است تمامی دروغ میگویند
 بختی حق سخن بے فسروغ می گویند
 راز سے بید شرف الدین رشتی بیتم

مبارک باد

ہر چند بسیار زحمت کشیدیم حریف بد و خوب ہر جانشیدیم
 از ہر مجلس ہر سود و ہر ہیم آخر ندیم امروز دینیم
 چون ناز و تاباں مجلس مبارک
 امر ز طہران رشک جہاں شد در انجلاذ باغ جہاں شد
 گل بانگ شادی بر آسمان شد چنانکہ مجلس کرسی نشاں شد
 کہ ہوا شینان عجب سو مبارک
 این دفعہ مجلس ہر تیر کہ نالائقی نہ تہا قیسر کہ دہ

خوابی که دیدیم تائیسر کرده آن خواب را شیخ تعبیر کرده
بر اهل عرفان مجلس مبارک

خالی گریستم در نیمه ماه از حال محاسن پاشاه مجاہ
این شعر حافظ آمد بناگاه بیستم مدام است از فصل و نواہ
گفتم غزلخوان مجلس مبارک

اے اہل ایران شادی نمایند خورایہ مجلس عادی نمایند
شرع خدا را ہادی نمایند فی الفور قطع وادی نمایند
بر جمع حیران مجلس مبارک

در کار ملت منامن وکیل است این مملکت از من وکیل است
ہفتم وزیر است ثامن وکیل است برگزینی عدل ساکن وکیل است
ہاں اے وکیلان مجلس مبارک

سر رشته ماگر نیست معلوم گکہ در مجلس این دفعہ معلوم
بازنگی زنگ یا روی روم ایران منلوم سلطان معلوم
بر اہل وجدان مجلس مبارک

خوشید اقبال رخشندہ بادا شیر ترقی غرمدہ بادا !
لور تحت دتابندہ بادا شاہ جوان بخت پایندہ بادا
مشروطہ خواہان مجلس مبارک

باران آمد

فیض حق شامل بحال خلق ایوان آید و
 موقع عیش و نشاط میگزاران آید و
 میدرخشد همچو مر و در برید غلظت آید و
 خاک در جنبش از شاتیر بهاران آید و
 بر همه باز غار را در رشت این و زندگی
 غنچه گیلان غریق آب جوان آید و
 جمله دلهما مطمین شد و خشت دودش آید و
 در صفا پاگندم از هر سوسن آید و
 چشم نرگس همچو طفلان زنده یاران آید و
 دایه باد صبا گویا در دجسبان آید و
 آمد و باران کائنات در تریح شهر آید و
 و خداش دانه سبیل از کوبش آید و
 تره زانبا در سبیل و در سبیل آید و
 چون سبزل کرده گندم پاسه فغان آید و
 این طافت این طراوت این هواست مشکب

لے قلندر ہمیں کن وقت قلیاں آئدہ
چونکہ بارہا آئدہ
(آقائے سید شرف الدین رشتی نے)

تبریک عید

رسید عید و جہاں را فرود حسن بھال
بہار آمد و بوسے بہار می آید
بکود و دشت عیاں لالہ ہاے احمد شد
از این نسیم بہار می پیور زندہ شدند
ز ابرہای گہر بار و از نسیم بہار
بروئے لالہ نشسته است ز الہ چوں اللہ
دربیں بہار بملت نوید می گویم
ایا فلکب زندہ ایرانیاں سلام علیک
سلام من بشما ہے برادران عزیز
سلام من بکسانے کہ شعر می دانید
سید و ارچانم ہمیشہ خوش باشید

زہے مبارک ماہ و زہے مبارک سال
نسیم از طرف لالہ زار می آید
دیدر صورت سرافیل روز محشر شد
درختنا ہمہ از نفع صورت زندہ شدند
جمع باغ و چین گشت پر نقش و نگار
ز مغز معارف و عامی را بوحہ ہوش و حواس
ز صدق بر ہمہ تبریک عید می گویم
ہیں سلام کہ ما سانیان سلام علیک
مخدراں بگرسنہ خواہران عزیز
بہ اشتیاق نسیم نیال می آید
نہ اینکہ در کف اغیار دستخوش باشید

دهید مژده که دیگر تمام شد بخران
 بمرد وزن قدم سال نو مبارک باد
 که چیت معنی تحویل اول هر سال
 که مانده در عجم عید یا دگر زجم
 نشسته بود به از رنگ خسروی چشید
 در آن قدح دوسه بی ننگه بود بر آب
 چید بهی سرخ از تنگ به من شاه
 شگفت عارض رخشان ایسے چو گل خنید
 زمان شادی و عیش و نشاط و تمیل است
 سرود عید مبارک بعد ترانه زدند
 تمام جشن گرفتند و عید شد و روز
 بس و عید وین روزگار باقی ماند
 بحق سرور آفاق محمد محبت را
 بخون پاک شهیدان دشت کرب دلا

سلام من برخ جمله ملت طهران
 اساس و عشرت اقبال نو مبارک باد
 سوال کرو زمین یک نفر ز اهل کمال
 جواب گفتش از قول فیلسوف بعلم
 ز برج حوت به برج حمل پوشد خورشید
 متعالمش قدس بود از طالع مذاب
 در آن دقیقه که تحویل سال شد ناگاه
 ز حوت این حرکت چونکه شاه ایران دید
 یقین نمود که آن روز روز تحویل است
 نمود حکم بماندم نقاره خانه زدند
 به بخت طالع جمشید مرد وزن آروز
 چو این فسانه ز جویا دگار باقی ماند
 بزرگوار خدا یا بکرمت ابرار
 بحق جمعه بنیمبران اهل دلا

له بخران . منتظرے کا وقت

له عداستے مبارک ہو سونامی دتہ ب

له تحویل سال و عید و شادمانی

تو حفظ کس ز بلا جملہ اہل ایراں را
 ہماں خوش است ز اخلاص غم را کہیم
 خصوص ملت پاک بنجیب طہراں را
 و عاز صدق و ارادت بجان شاہ کہیم
 ہمیشہ تابجاں عید برقرار بود
 ہمیشہ تا طرب انگیز نو بہار بود
 بہ تخت باقی و پایندہ باد احمد شاہ
 بعیش نوش طرب زندہ باد احمد شاہ
 شہا ہمیشہ شنا گوت اشرف الدین است
 بر آستان تو تبریک عید من این است
 دآقے سید اشرف الدین رشتی نسیم

TITLE

[illegible]

MAULANA AZAD LIBRARY
ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

RULES:-

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re.1-00 per volume per day shall be charged for text books and 10 Paise per volume per day for general books kept over - due.

